Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

399

399

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम गीता महातम मज़्लूम

लेखक मुन्शी राम सहाय

प्रकाशन वर्ष 1875

आगत संख्या 399

O.B.
६१

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

* ओ३म् *

भवानी भण्डार

पुस्तक संख्या 0.3/54

पंजिका संख्या 1888

पुस्तक पर सब प्रकार की निशानियां लगाना वर्जित है। कोई महाशय १५ दिन से अधिक देर तक पुस्तक अपने पास नहीं रख सकते। अधिक देर तक रखने के लिये पुनः आज्ञा प्राप्त करनी चाहिये।

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

399

ऋते ज्ञानान्न मुक्तिः
0.3/६५
४४४
१ ५ ५ २०४१

399;U

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بعون صانع بیچون کا فضل و خلاق زمین و زمان

کتاب مہاتم منظوم

309.U

مطبع منشی نولکشور میں بطبع مزین مقبول ہوئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سری گنیش ای نمہ

سدا دل کو سدا شیو کا ہے دھیان
بیک ساعت بیک لحظہ بیک دم
رہے لب پر ہمیشہ نام والا
اسی سے گلشن عالم کھلا ہے
عیان ہے باغ ہستی کا عجب رنگ
اوسی کا نور ہر جا جلوہ گر ہے
بھلا کیا شمہ قدرت بیان ہو
سدا اشیو جی کی افضال کرم سے
ہر اک شائق ہوا مسرور اس سے
جو رگھونندن ہے شیو دیال کا بیٹا
وہیں تھی بالکہ شیدا اک فن شعر
یہی ہے ترجمہ کرنے کے لائق
مرا ہمسایہ ہی اونکے مکان ہے
مگر فن شاعری مشکل زبس ہے
کہ کر گیتا مہاتم جلد منظوم

با آسانی ہو مشکل جس سے آسان
دگرگون ہو شود احوال آدم
کہ ہوتا ہے بشر اوس سے اعلا
ہر اک پتی سے قدرت کا نمایا ہے
ہے جسکے غور مین عقل رسا دنگ
اوسی سے دفع آزار و خطر ہے
یہ اسرار نہان کیونکر عیان ہو

یہ کب دنیائے فانی نے خلق ہے
مناسب ہے کہ جبتک دم میں ہے دم
بنائی جو وہی یہ ذات احد ہیں
کلون مین غنچہ میں ہے بوئی قدرت
کیا پیدا زمین و آسمان کو
وہی ہے رازق عالم بلا ریب
سوا واقف نہ اس مطلب سے کوئی

ہر اک انسان کو پیغام حق ہے
عبادت میں رہے پشت ادب خم
اسی سے ہی حصول مدعا ہیں
ہر اک گوشہ میں ہے پہلوئی قدرت
بشر کو دیو کو حور جنان کو
کہ روزی میں یہ از پردہ غیب
ہی سب بیکار انہی یا وہ گوئی
لکھی جب پنج ادھیائی قلم سے

سبب ترجمہ گیتا مہاتم

شاخ دل رنجور اس سے
تو نیا نام گرامی صاف ہو ضبط
یہ فرمانے لگے مجھ سے بصد جوش
بہت خوش ہونگے اسکو پڑھ کے ناظر
سراسر رشتہ الفت عیان ہے
یہ کب اس خاک پا کو دسترس ہے
با آسانی ہوتا ہر اک کو معلوم

مری عمو جو ہیں یکتائے آفاق
کیا اک دن انھوں نے مجھ سے ارشاد
کہ گیتا بیشک یہ ہے ممتاز عالم
بشنو ہیں وہ دانائے زمانہ
زبان پر لا سکا ہرگز نہ انکار
مگر فضل سدا شیو تھا جو شامل
اٹھایا ہی جو عمدہ ہے فی الحال

عقیل و نکتہ دان و اہل اخلاق
کہ لکھو گیتا مہاتم با دل شاد
لکھا ہے اسمین گیتا کا مہاتم
پڑھا کرتے ہیں گیتا جاودانہ
خیال آیا یہ دل میں آخرکار
تو مائل بھی تھا تا ہو گیا دل
لکھی فوراً بعمر ہفتہ و سال

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مہری والد جو ہین ذیشان و عظام
جہانمین جتنے ہین شعرا ذیشان
کہا ہے کہ یہ بیشک بجا ہے
نہ تھی کچھ شعر گوئی مجکو درکار
ستی جی نے یہ شیو جی سے کہی بات
بباطن ہو بھلا کس کہا نسی پاک
بظاہر طرز اقدس ہے نرالا
گلو مین آپکے مالا ہی سر ہے
یہ سنکر بر محل شیو جی نے کی بات
یہ ایسا گیان ہے اے صاحب ذات
جو ہی اس گیان مین طرز نکوئی
کہا پاتال مین ہین ایس جی جو
وہین بیٹھے لچھمین ہین جلوہ افروز
یہ بولین لچھمین جی اے مہاراج
جو ہین جی رشی اور تپسی بس
یہ فرمایا زبان سے ہے یہی حق
اسی سے مین ہا کرتا ہون ارشاد
کہا چوبیس اوتار آئے ہین جو
یہ پانچ ادہیائے گیتا بس ہین ہین
سنو باری یہ اشلوکون کا مطلب
نگر سے آپکے دلمین جو یہ بات
سنا جب بھر ہوئین محو تکلم
کہا اک سوداگر تھا مرد بد اطوار
کہین وہ بکریان لیکر سودے کو گشت
شہر مین ایک تھا نا سیہ کار

جہانمین اونکا ہو رخندہ نام
عقیل و نکتہ آرا و سخندان
مگر انسان بنیا دھیا ہے
مگر نکلے زبان سے نام کرتار

یہ فرمانے لگے مجھسے بصد شاد
جو بکھین گے تیری بیہودہ گوئی
نہین غم گر کوئی نکتہ رہا ہو
پڑھے سکو جو کوئی با دل شاد

ادہیائے اول گیتا مہاتم

ہی کو تہ اسمین اپنا بست دراک
پڑا ہے اک کمر مین مرگ چھالا
بھبھوت اندام مین بھی جلوہ گر ہے
منگن ہو ذوق گیتا سے ہین دن رات
نہین اسمین بدی کا کوئی انداز
ہوا ہے مکت اس سے اور کوئی
لیے ہین آپنے سر پر ترشول جی
ہین حاضر پاس پا ہین شب و روز
کہ چودہ لوک کی ہین آپ سرتاج
یہ زیبا ہے اونہین گیتا اپس
نہین ہے پار ستی مجھیہ مطلق
بدل دام تفکر سے ہون آزاد
مفصل ہمسے یہ اسرار سن لو
جو ہین حرف سکے وہ سمو بدن مین
ہے بتر کو ٹھونٹاری یہ ہین سب
کہ ہے خوش باش پا میری ذات
براہ مہر یہ ہمسے کہو تم
ہمیشہ وہ کیا کرتا تھا بیوپار
خوشی سے تھا کسی دن محو گلگشت
کیا اوس بندہ بیجرم پر وار

جہانمین تمکو سب سیوا تی ہین
بدن پر آپکے ہین جلوہ گر بار
جو دلمین گیان ہو فرمائیے بات
اگر ظاہر صفائی کی تو کیا کی
ستی جی بولین پھر طرز ادب سے
کہ تمکو اسطرح رغبت ہے اس سے
سری نارائن اوس جا جلوہ گر ہین
لکسمی ان خود بدولت گیا تہین تھے
یہ تھے خواب غفلت کیون ہماری
ہمین ذات مقدس سے عجب ہے
جو گیتا شبد روپی شتہ ہر ہے
کہا وہ کیا ہے شی فرمائیے تو
ہے گیتا شبد روپی انمین شامل
یہ دو ادہیائے دو بازو بہر طور
بچار اسکا جو مین لاتا ہون دلمین
سراسر لچھمین جی یہ غلط ہے
سوا ہے فائدہ اس سے کسی کو
وہ تھا اک طامع زر ابلہ پیشہ
شراب جاہلی سے ہو کے سرمست
جو کاٹا او سکے فور امر گیا وہ

کیا ناچیز سے اسطرح ارشاد
کریں گے فی التحقیق عیب جوئی
جو فن شاعری سے نا رواہو
تو اس ناچیز عالم کو کری یاد
سر آپکی ہے کسطرح ذات
پرستش کرتے ہین و رہتے ہین
ہین پیچیدہ سراسر شکل زنار
یہ شکل مدعا دکھلائیے آپ
مگر واجب ہے ہو باطن مین کیا
نکالا حرف مطلب اپنی لب سے
بصدق جان و دل الفت ہے اسے
وہ محو شادمانی سر بسر ہین
منگن جوش طرب سے دہیان مین تھے
بتا دو ہے یہی خواہش ہماری
کہ کیون نازل یہ ستی نے سبب ہے
اوسی کا گیان مجکو سر بسر ہے
جمال مدعا دکھلائیے تو
عیان ہے جسکا سر جانو کا بل
شکم ہے ایک انمین صاحب غور
تو ذوق خرمی پاتا ہون دلمین
تمہارا یہ گمان دل فقط ہے
ہوئی ہے مکت کس کس آدمی کو
کیا کرتا تھا فکر زر ہمیشہ
لگا کچھ توڑنے تہی سر دست
سفر باغ جہان سے کر گیا وہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوا وہ نرک مین جا کر گرفتار
گدا کو جب کہ کھانا ہاتھ آتا
پس از مدت دکھایا ضعف نے رنگ
گدا نے دیکھا جب یہ حال اسکو
تو اپنا دیا لوگون نے آکر
کہا یہ آدمی اچھا ہین کیسا
سُنی جب سنا اون لوگون سے یہ بات
ہوا ہو مجھسے نادانستہ اگر کچھ پاپ
ہوا آزاد آزار و محن سے
سمتر نام تھا عالم مین مشہور
کہا دلمین کہ وہ عورت ہے جو یہ
غرض ہر جا پہ اوسنے خاک چھانی
کہا مین وہ ہی ہون گا ذی نشان
تو اب ایسا ہے جو وہ بادل شان
غرض ہمراہ زن ہوکر برہمن

اوٹھایا صدمہ غم چار ناچار
تو کچھ اوسکو بھی تھوڑا سا کھلاتا
لبا بن زندگی اوسپر ہوا تنگ
دیا فتنہ کی صورت ٹال اسکو
مگر نکلی نہ تن سے جان مضطر
ہین کیون سب اشک نیلان صورت شمع
کہا افسوس ہے ہیہات ہیہات
تو ہونگا وہ پہ اوسکا اثر کچھ
وہ جان ناتوان نکلی بدن سے
پڑھا سب علم و فن ہوکے ...
رہائی جسنے دی تھی بادل تنگ
بتایا یار اہ نکتہ دانی
کیا ہے تمنے جسکو غم سے آزاد
بیان کر مجھسے کیا ہم سے کیا

ہوا نرگاو پھر وہ مجرم سخت
اسی صورت پہ وہ نرگاو رہتا
ہوا الا انتہا ضعف اور تازی
بہت جانکندنی سے آہ اوٹھائی
کوئی عورت تھی گنگا نام مشہور
کہا نرگاو اک مرتا ہے اسجا
کہا دلمین کہ یہ حیرت کی جا ہے
کہی یہ بات جب عورت نے مسطور
وہی نرگاو پھر ہوکر برہمن
عدیل اپنا زمانے میں کہا
کہ جب وہ حالت جانکندنی تھی
بلا گنگا سے کین چار آنکھین باہم
تو اب اپنا دیا سمجھا تو نے ہسکو
کہا زن نے کہ مین جو ہون گنہگار

گدا کے گھر مین آ پہونچا وہ بخت
زبانکی صعوبت دل سہتا
کہ جینا ہوگیا دنیا مین بھاری
مگر قالب سے جان باہر آئی
سر بازار گذری حسب دستور
عبث بیچارہ دم بھرتا ہے اسجا
تو اب تک نہین مجھسے ہوا ہے
گئی جان کندنی وہ اوسکی نی انفور
ہوا گھر مین کسیکے جلوہ افگن
مزہ ہر علم و فن سے اوسنے چکھا
تو بگڑی بات اوس زبان سے بنتی
خوشی کے ساتھ کی نسبت ادب خم
رہائی تب ملی ہے ابن عم کو
تو اب ایسا نہین سمجھا کوئی اے یار
خوشی سے آیا اوسکے گھر برہمن

برہمن کا اوس عورت کے گھر مین لانا اور حرف مطلب زبان پر لانا اور طوطا کا کچھ سنانا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہان دیکھا کہ اک طوطا ہے نگاہی
سخن سنج و فہیم و خوش نوا ہے

تھا اوس طوطے نے دیکھا اوسکو دلگیر
ہوا خود برہمن سے محو تقریر

ہین یہ جنم کا اپنا ہوں احوال
بدل سن لیجئے یہ تمام احوال

نہین مین جانتا تھا حکم استاد
مگر لڑکون سے کہتا با دل شاد

پڑھا کر سبق ہمسے سدا تم
رکھو اوسنے کنارہ پر بلا تم

ہوا طوطا مین اوسکی بددعا سے
ہوا خواہی لگا کرنے ہوا سے

لیا اک برہمن نے مجھکو فی الفور
پڑھا کرتا تھا گیتا صاحب غور

برہمن کو تھی اوس زن سے محبت
دیا آکر مجھے از راہ الفت

برہمن نے براہ نکتہ دانی
یہ جانا دل مین اسرار نہانی

ثواب اپنا دیا طوطا نے فی الفور
ہوا مکت اوس سے وہ طائر بہر طور

کہا زن سے کہ ہسکولائیو تب
جو پڑھتا ہی ورا سنو ہے تب

مجھے ادھیاے اول خوب ہے یاد
پڑھا کرتا ہون گیتا با دل شاد

سناتا تمسے ہون راز کہن مین
کہ تھا اوس جنم مین اک برہمن مین

گرو ناواقف علم و ہنر ہین
مگر ہم علم دان اک سر بسر ہین

گرو نے جبکہ یہ جانی مری بات
وہین پر بددعا دی مجھکو ہیہات

کیا صیاد نے مجھکو گرفتار
خوشی سے بیچ ڈالا جا کے بازار

اسکو سن کے مین نے کر لیا یاد
وہی پڑھتا ہون ہر دم با دل شاد

وہی یہ زن سنا کرتی تھی ہر آن
دل مشتاق کو گیتا سے گیان

کہ گیتا مین ثواب اس طرح کا ہے
دو رنگتا اس سے عالم پر کھلا ہے

طرف نشت سبکا ہی چھوڑا
رخ اپنا الفت دنیا سے موڑا

ادھیاے دوم گیتا مہاتم

سری بھگوان ہین گرم گفتار
سنو یہی تمہین جی اب یہ اسرار

پور یکھ اک بستی ہے دکن مین
ہی رنگ بو تر تازہ اوس چمن مین

کیا کرتا تھا وہ سادھون کی خدمت
میسر تا کہ ہو خدمت سے عظمت

برہمن برہمچاری بال تھا ایک
وہین پر آکے ٹھہرا با دل نیک

کہا اوسنے کہ سن ادھیاے گیتا
کہ بر آئے ترا مطلب یہ دل کا

برہمن سے کہا ای مرد صاحب غور
ہوا ہے مکت اس سے کوئی بھی اور

میاونت ایک تھا مرد نکو صفات
چراتا بکریان جنگل مین دن رات

شجر پر جا کے کرتا تھا عبادت
نگہبانی بھی کرتا حسب عادت

کہ آیا شیر اک جنگل مین ناگاہ
مگر جلدی سے بھاگا شیر ناوہ

جو سب سے آگے اک بکری روان تھی
بزرگ آسو ہی ٹھہرا دوان تھی

وہ اس حیرت مین تھا مین جا کے پہنچا
وہین پر بولی انسان کی سمجھا

کہا مین نے کہ سن لے اے نکو خواہ
نہین تو جنم سے اپنے ہے آگاہ

وہ بکری جس سے بھاگا شیر چالاک
تھی وہ این اوس بنا مین یہ ناپاک

یہان تھی این غذا کی صفت پاکر
گئی جنگل شتو سے لقمہ بنا کر

کر ڈاین جاتا اوس بکری کو اوسنے
بچایا اس سے اپنی جی کو اوسنے

برہمن اک بنام دیو شرما ان
عقیل و نیکبخت و اہل ایمان

وہ سب سے پوچھتا تھا مکت کیونکر
ہوا اس ناچیز عالم کو میسر

برہمن نے کیا اظہار مطلب
دکھاو برہمچاری وہ مکت اب

میسر تمکو ہوگی مکت اسی سے
جو دلمین بنے وہ یاد کی خوشی سے

کہا مکت اس سے لاکھون ہوگئی ہین
گناہون کی سیاہی دھو گئی ہین

وہ جب صحرا مین جاتا با دل شاد
تو ان سب بکریون کو کر کے آزاد

کسی دن بکریان لیکر چلا وہ
نظر مین دیکھتا ہے کیا ملا وہ

ہو متعجب ہوا یہ دیکھکر وقت
لگا کرنے وہ اپنے دل مین انصاف

یہ بکری دیکھکر کیونکر نڈر تھی
کہ بھاگا بزدل اور نہ کی دیر

لگا کہنے وہ جیسے مرد دانا
کہ اسرار نہان یہ سمجھانا

کہ تب صیاد بس یہ شیر نر تھا
کثیف و بدشعار و بدگہر تھا

تلاش قوت مین اک روز صیاد
بیابان مین گیا با خاطر شاد

جو تھی اس شیر نر کو جنم کی یاد
اسی سے ڈر کے بھاگا گر کی فریاد

لگا پھر پوچھنے وہ مرد دیندار
کہو یہ راز دل مجھسے بصد جوش

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہر اوس جنم مین جو حال کیا تھا
بیان فرمائے تب حال کیا تھا
کہا مین نے کہ تو چنڈال تب تھا
ذلیل و بد طریق و بد ادب تھا

سنی جب اوسنے یہ روداد مجھسے
تو جان و دل سے کی فریاد مجھسے
کہ مین اوس بکری اور وہ شیر غمناک
جمال مکت دیکھین با دل پاک

کہا مین نے اگر یہ ہی خوشی ہے
اسی پاشان پر گیتا لکھی ہے
پڑھو چلکر ابھی با خاطر شاد
ہو جسمین مجھے بس کلفت سے آزاد

غرض اون ہین ہوا تینو کا احوال
جو دیکھی حرف گیتا وان فی الحال
ملا سرمایہ مکت اونکو فی الفور
بوان رکھی آتما نجا بہر طور

گئے بیکنٹھ تینون با دل شاد
ہوئے سر لوک مین بس جا کے آباد
ہوئے بھگوان پھر یون بسر حال
یہ دیکھا تمہین جی تمنے احوال

جو دیکھی حرف گیتا با دل شاد
ہوئی تینون بلائی غمسے آزاد
رکھی ورد اسکا جو مرد نکو ذات
ہے اس دنیا مین اوسکی کیا بات

جو اہل صدق پڑھتے ہین خوشی سے
صفت اونکی نہین ہوتی کسی سے

ادھیائے سوم گیتا مہاتم

سری بھگوان یون مجھ سے بیان ہین
خوشی سے کاشف راز نہان ہین
کہ تھا اک سودر بد اطوار جوکا
جہا مین اوسکا تھا مشہور جو نام

بہت سا مال و زر تھا اوسکے گھر مین
زیادہ نقد جان سے تھا نظر مین
فریب و جعل سے پایا اوس نے
کیا تھا جمع یون سرمایہ اوس نے

فلک نے اوسکی کردی گوشمالی
ہوا ناگاہ زر سے ہاتھ خالی
یہی کہتا سہون سے بد طبیعت
تباہ مجھکو ترکیب زراعت

زمین کھودون دفینہ ہاتھ آجائے
کہ پھر سامان عشرت روبرو آئے
دوا اے چشم یا سکھلائے کوئی
کہ شاید ہمین ہو منظر نکوئی

لگاؤن آنکھ مین تحصیلی جو راون
بجا کر آنکھ سے فوراً چھپاؤن
عدو دلمین ہے وہ بر آنے کی امید
نہ ہوگا پھر زمانے مین کبھی قید

چراؤن گا سبھون کا مال و زر مین
نہ دیکھون گا کبھی خوف و خطر مین
غذائین عمدہ کھاؤن گا مین خوش
مئے گلگون کرون گا شوق سے نوش

بیابان تک وہ پہونچا اس ہوس مین
پڑا جا کر کہین چورون کے بس مین
اونھون نے دیکے اوسنچ رہ بچا کو چل
وہین پر مار ڈالا بے تامل

ہوا جن پھر جہانمین وہ بد افعال
زبون و ابتر و غمگین ہوا حال
یہ کہتا غمسے وے کوئی ہائی
کوئی ہو گھر مین بیٹا یا کہ بھائی

کرے دام بلا سے مجھکو آزاد
یہی رو رو کیا کرتا وہ فریاد
جوان اوسکا ہوا فرزند گھر مین
رہا کرتا تھا مادر کے نظر مین

کسی نے نہ پوچھا احوال پدر سب
مری ماں کر بیان حال پدر سب
کہا اوسنے کہ جنگل مین گیا ہے
نہین معلوم اوسپر کیا ہوا ہے

بطرز بد کیا تھا مال و زر جمع
اوسی سے لو لگی تھی صورت شمع
ہوا وہ دفعتاً سب نیست و نابود
نظر سے ہٹ گیا سامان بہبود

پھرا کرتا تھا وہ آوارہ ہر سو
اوڑا کرتا تھا مرجا صورت بو
سنی جب اوسنے یہ تقریر مادر
برہمن سے یہ پوچھا اوسنے جا کر

کہ ہووے مکت کس صورت مرا باپ
کہ سب چھوٹن دو رنگ جنم کے پاپ
کہا کر تو گیا اور پنڈ دان اب
کھلا کچھ برہمن نے مہربان اب

لے گا اس طرح پر مایہ مکت
بہم ہو جائے گا سرمایہ مکت
برہمن سے سنا جب کلمہ پند
ہوا گرم سفر فرزند دلبند

براگ اور کاشی مین جا کر نہایا
وہان سے پھر وہ زیر نخل آیا
پدر اوسکا جہان پر مر گیا تھا
سفر جس جا جہان سے کر گیا تھا

بجنگل جس جگہ با لائے شب وہ
وہین محو فغان تھا تا سحر وہ
وہین پر ٹھہر اوہ فرزند ناگاہ
رہا شب کو برنگ سایہ تا گاہ

سحر کو اوٹھ کر لگا کسب مشغول
ہوا گیتا کی پڑھنے مین وہ مشغول
لگا ادھیای سوم پاٹھ کرنے
وہی سب سن لیا اوسکی پدر نے

ہوا لکتا اوسکو سن دل شکستہ
لگا کہنے پسر سے دست بستہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جن کا درخت سے اوترنا اور اپنے لڑکے سے گفتگو کرنا اور آسمان سے بوان آنا اور اوسکا بیکنٹھ جانا

مین تیرا باپ ہون اے اٹھاے شتاب
مگر یہ چاہیے ہے تجھکو فرزند
دیے پھل گیتا کا تو ایک ایک بڑ
بوان پاک پر چڑہ کر بصد جوش
ہوئی بیکنٹھ بین سب جلوہ آرا
ہوا ویران گر اب چار و ناچار
ادب سے ڈنڈوت کر کے اوماہ
ہوا خالی کھوان کیا نرک سارا
مہان نرگ بھیجا ہی ترا اسی سے
اوسی بیکنٹھ بین لیجائیے گا
گئے بیکنٹھ سب یہ ہین جو فی النفوس
ہوئی شی تجھین سے دیشان بھی
چھوئے اونکا بدن یا پیر کوئی
کہا شی تجھین نے بادل شاد
کہا سنیے یہ احوال کہن ہے

وہ ہاتی ہین نے کیا کیا مدحت
خوشی سے ہان سلے یہ کلمہ پند
کہ سو دین گت سب جید وپدر
گیا بیکنٹھ کی جانب وہ بیہوش
ہوا ساماں عشرت آشکارا
گئے بیکنٹھ کو سارے گنہگار
یہ اسرار زمان فشا کیا تب
بیان کیا کام باقی ہے ہمارا
یہ سب سے کہدو تم جا کر خوشی سے
جمال خرمی دکھلائیے گا

کیا مت جا پر آیا مطلب دل
مرے جد و پدر تھے فغان مین
دعا فرزند کو دی بادل شاد
غرض اوس نے کیا تعمیل ارشاد
جو تھے نرک مین جد و تو بہو
گئے جمراج تب از راہ تمکین
یہ جتنے نرک مین تھے ای مہاراج
یہ فرمایا زبان سے بادل شاد
پڑھے گیتا جو کوئی شاد و مسرور
غرض جمراج نے تب بادل شاد

ادہیاے چہارم گیتا مہاتم

دکھایا اس طرح رنگ سخن بھی
بہم ہوا وسکو ثواب نکوئی
کرو جوش طرب سے یہ تو ارشاد
کہ مشہور اس طرح حال کہن ہے

یہ گیتا پاٹ کرتی ہین جو انسان
رہائی قالب ناپاک سے ہو
ہوا ہی حال اسباکس لشکر کا
جو گنگا ایک ہین بھلگیر تھی ناقہ

ہوا سرمایہ برکت آج حاصل
بزرگ اپنے پریشان ابتک تو سانپ
رہے دائم ترا کاشانہ آباد
دیا ایک ایک کو پھل بادل شاد
لگی جمراج سے کہنے بصد جوش
جہان نار این وشی تجھین
گئی بیکنٹھ کو وہ شوق سے آج
یہ پانی ہو گئے اب یان سے آزاد
تو اب اپنا وہ دیا حسب دستور
سنایا حکم تازہ حسب ارشاد
کیا جس جس نے آمین بہر طور
میسر اونکو ہی برکت کا سامان
متر اساوا جسو فاک سے ہو
کہ جو پنج کس کے سر سے سر کا
وہین ہی شہر کا شیخ شہرہ عام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوسی جا ایک رہتا بھر تہ اقبال
زیادہ بین تھا وہ مرد خوش افعال

پڑھا کرتا تھا گیتا شوق دل سے
وہ اوسیا سے چہارم ذوق دل سے

کسی دن جا کے پہونچا جانب دشت
خوشی سے جا بجا تھا محو گلگشت

ہوئی جو شارت گریان وہان پر
درختون کے تلے لیٹا وہ جا کر

رکھے پیر اپنے اوس جا اک شجر پر
رکھا پھر دوسری پر شوق سے سر

غرض سوتھے یکایک دونون اشجار
گرے آکر زمین پر جار ناچار

ہوئے پیدا اسکا ان برہمن مین
بشکل چترا و سیکے انجمن مین

وہ تھی طفلی مین مشغول عبادات
ریاضت کش سے تھے حسب عادات

جو آیا اون پہ ایام جوانی +
کہا سب نے براہ نکتہ دانی

مناسب ہے کہ ہو اب انکی شادی
مٹے یہ دل سے غبار نامرادی

جو جانا دختر ون نے یہ ارادہ
تو کی ہاور یہ رستے کہ زیادہ

ہمین کچھ رغبت شادی نہین ہے
خیال اپنا کہو جو دل مین ہے

جو اون دونون کو یاد تھی صفا ف
کیا یہ مشورہ با چشم انصاف

کہا ہم وہ جو اک مرد نکو ذات
کرین جا کر کسی صورت ملاقات

نگاہ مہر کی تھی جب نے کسے
کیا آزاد قید رنج و غم سے

کہ اوس قالب سے ہی ہمکو رہائی
نظر مین صورت بہبود آئی

نہ سر کی تھی جو یہ صورت نظر سے
ہوئین رخصت طلب بادر بر سے

چلین تیرتھ کو دونون شاد و مسرور
نہائین مل کے کاشی جسے مقدور

جو کی اوس مرد سے جا کر ملاقات
ہوئی مدنظر رسم مدارات

کہا بیجا نا ہمکو اسے نکوکار
شجر ہم ہین ہی دونون گنہگار

ہوئی تھی اب جنبر مجو آرام
نتیجہ ہین ملا یہ ہمکو انعام

کہ اوس قالب سے ہاتھ آئی رہائی
یہ تمنی صورت مطلب دکھائی

کہا اوسنے کہ جو کچھ اب ہو ارشاد
بجا لاؤن بطرح سکو بادل شاد

کہا دنیا مین تم اہل وفا ہو
تو اب اوسیا ہی چار کم عطا ہو

کہ اس قالب سے ہون ہم دونون آزاد
دعائین تمکو دین با خاطر شاد

رہائی ہو ہمین آوگون سے
خزان رخصت ہو آنکھوں چمن سے

غرض اوسنے کیا تعمیل ارشاد
دیا گیتا کا پھل لیں بادل شاد

ہوئی یون صورت مطلب برآئی
بوان آگئین پا کر سواری

کہا بھگوان نے دیکھا ہے یہ پھل

ادھیاے پنجم گیتا مہاتم

کہ جس سے عقدہ لاحل ہو حل

کہا بھگوان نے پھر از رہ شوق
سنو یہ بھی کہین جی بصد شوق

برہمن تھا کہین اپنگلا نام
سیہ بختی مین تھا وہ شہرۂ عام

رہا کرتا تھا شہر مین صحبت بد
گنہ اوس سے ہزاروں سرزد ہو

خوشی سے آ کے چھوڑا تھا وطن کو
ملی اک صورت قوت اہل فن کو

کسی راجہ نے نوکر اوسکو رکھا
سہین اک جگہ پر اوسکو رکھا

برہمن پاکر وفن سے ہنر زات
کیا کرتا پئے زر شوق سے گھات

غرض یون مین بہت سامان پایا
طریق بد مین نے لیکر اوٹھایا

کسی عورت سے کی خوش ہو کے شادی
مٹا یا سب غبار نامرادی

مگر عورت ملی ناکارہ دہر
کیا کرتے ہمیشہ گردش شہر

وہ شوہر زلف سا پیچتا تھا ہر دم
ہنر ناپاک کو دیتا تھا ہر دم

حقیقت مین تھی وہ زن پاپی بھی
دیا شوہر کو اپنے اکدن زہر

لباس زندگی اوسکا ہوا چاک
گیا ملک عدم کو ہو کے غمناک

بد اعمالی ہوئی اوسکی ہویدا
ہوا وہ قالب گرگس مین پیدا

لگی جب زن پہ باد تند چلنے
لیا کھینچ اوسکو آغوش اجل نے

ہوئی طوطے وہ بدبخت نانے
بنایا اک شجر پر آشیانہ

وہین کرگس پر آتا تھا نشانہ
لیا پنجان نے وجہ سے اوسکو

جو دلبر سدہ بر رنج کھینچتا
برنگ خار دلبر نخش زن تھا

سزا دینے لگا اوس بد گہر کو
رولایا شمع آسا چشم تر کو

ہوئے مرگھٹ وہ دیکھا ہو کی
برہمن کا جہان تھا کالا سیہ

وہ کانشہ آب بار زہر سے بھرا تھا
مریض غم کو ہمرنگ دوا تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دہین پرجاکے پھر گرگس نے مارا | گری اوس کا لنسہ سہر پر قضارا | اوچھلکر وہ پڑا دونو یہ ائی | ہوا موجود نقد کا عرانی

گرگس اور طوطی پر کاسہ سر کا پانی پڑنا اور مکت ہونا

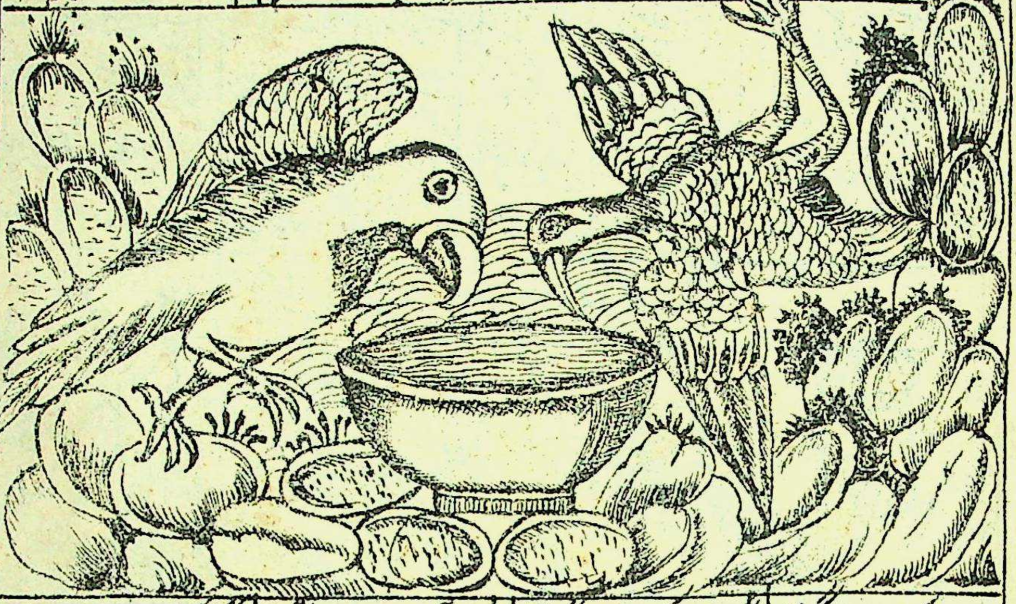

اوسی دم مکت دونو ہوگئے ہین
کہ آگے گن او نہین پیش شہرراج
کہا اوس جنم مین تب کو تم نے
اسی سے نے زہر دیکر تجہکو مارا
شجر پر دیکھا اس طوطے کو مین نے
وہ پانی سے بھرا تھا کاسہ سر
تو بول اوٹھی دہرم راج اسکے سر پہ
وہ پڑہتا پانچوان ادہیائے ہر روز
مرا یہ حکم تھا پہلے سے جاری
مگر یہ راہ آسانی ہوئی خوب
جو اک گوداوری نگری ہی مشہور
تھی اوسکی فیض بخشی شہرہ عام
اوسے سب بادشاہ نے رو کافی کمال
ہماری راجہ سے تو جائیگا جلد

کہا سو ان کے وہ فتر دہوکے صاف
کہا بیکنٹھ ان کو لگیا آج
برا تو ہے سب مجھکو سکہلا
کیا پھر اوسنے دنیا سے کنارا
ستا یا خوب اسکی جی کو مین نے
پڑا آکر کے دونو پر اوچھل کر
برہمن کا جو یہ تھا کاسہ سر
کنارے گنگ پر تھا جا وہ افروز
کہ کر دہا مین ہراہ انکساری

ہوا ان آ با بصد شان و تجمل
تو مستعجب ہوئے رہ صاحب ہوش
کہا اوسنے کہ مین تو برہمن تھا
غرض دونو نے بدلا قالب خاک
پڑا تھا ایک جا پر کاسہ سر
سیان سرگ جاتے ہین اسی سے
وہ متبرک تھا اک مرد نکوذات
اسی سے وہ پڑا پانی جو اکبار
پڑے گیتا کرے یا رام کا ذکر

گئی بیکنٹھ دونو ہستی پامال
یہ دونو سے لگے کہنے بصد جوش
یہ زن تھی عیش آزار دہ جس کا
مین گرگس اور یہ طوطی ہے پاک
وہین پر گر پڑے یہ جاکے بیغم
مرا دو دل یہ پاتے ہین اسی سے
کیا کرتا تھا گیتا پاٹ و ترات
گئے بیکنٹھ کو دونو گنہگار
اوسی بیکنٹھ کو سب غم و فکر
پڑھے مجہکو ہو طرز خوش اسلوب
اسور نمک کرتا ہو کے منتر
کہین پر گئے وہ سب بول انیک
خیال سر گیا نظر ہے
یہ نقد مکت پاسکے پانے

ادھیائے ششم گیتا مہاتم

سنو اے لچھمی جی اشکانڈ کہو
کسی پر تھا مطلق رنج و آلام
سنایا شیو نے یہ اوسکو احوال
یہ نقد مطلب دل پائیگا جلد

وہان اک راجہ تھا جان بست مشہور
کسی ان کے اچھو نکا فنش و آئین
کہ کیون اس طرح پر تو تیز رہے
کہا راجہ تو جائے یا نجانے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نگر اک ہے کیشر شہرہ عام
سُنی راجہ نے یہ تقریر طائر
منگا کر رتھ چلا بہر ملاقات
سوئی مغرب وہان سے پھر وہ آیا
کہا دل مین کہ کیا اسکا سبب ہے
عجب کیا ہے کہ وہ عابد یہین ہو

کہ جسپر اک منیشر شہر مین نام
کیا دل مین خیال اپنے سراسر
نہایا آکے کاشی وہ نکودت
وہان پر بھی تپ اوسکا نپایا
کہ تپ جلنے سے کیون ٹھنڈا ہوا اب
کسی جا کوہ پر گوشہ گزین ہے

سیان سرگ وہ جائیگا بیشک
کہا بڈہ کہ وہ ہے ذی ہوش ہمسے
چمکتا تھا آیا پھر وہ جلکے ذرات
سوئے حد شمالی وہ چلا جب
پھرا دنیا براہ خاکساری
پئے مطلب جو چھانی دشت مین خاک

وہ انجد نکت بس پاویگا جبتک
لگاؤن چل کے اسکی قدم سے
لیئے درشن گیا پھر وہ آرکا بات
تو رتھ چلنے سے ٹھہرا بر ملا جب
کہین ٹھہری نہ اپنی پیر سواری
تو دیکھا کوہ پر اک عابد پاک

راجہ کا پہاڑ پر آنا اور اُس عابد سے ملاقات کرنا

نظر آئی جو وہان پر اک وشن
کہ درشن تمہارا ہے مہاراج
اسی شہر کا تھا جو وہ مرد نکودت
نہ پالاؤنگا ہمکو سرجن یز
یہ پاپ پر پتا ہون گیتا بادل شاد
سنا جب یہ بلایا اپنا فرزند
دیا خلعت پسر کو بادل شاد
ارس چھوڑا وہ دنیا فانی آبک
یہ فرمایا ہتھین جو اک نگر ہے

ہوا اوس جا پہ راجہ جلوہ افگن
ہوئی حاصل مراد دل ہمین آج
بجالایا بدل رسم مدارات
کرونگا عقدۂ امید حل مین
مجھے جو خوب دہیائی ششم یاد
کہا فرط کرم سے کلمہ نیک
دہیائے ششم گیتا کر لیا یاد

دیا سے ڈنڈوت کی سر جھکایا
کہا خود راجہ تو دہرم آتما ہے
کہا راجہ سے جو ہو دل کا مطلب
کہا جو آپ مین یون کہ پاپی و عیب
یہ ثمرہ ہے اسیکا مجھکو حاصل
اسی راج کر دنیا مین عشرت
رہا خندہ عبادت مین وہ مشغول

کہا اب نقد مطلب ہاتھ آیا
جہان مین نام تیرا ابھی سنا ہے
وہ اُس عابد سے فرمایئے آپ
سبب بتلایئے اسکا بلا ریب
نہین ہے اور کچھ کی بات اے دل
مین یان عیوتا ہون مشغول عبادت
ہوا دنیا کے دو دن مین ہاتھ دل
سو ہی بیکنٹھ پہنچا بادل زیب
تجارت کا کیا کرتا تھا وہ کار

ادھیائے ہفتم گیتا مہاتم

یہ جیا اوس جگہ کا شہر ہے
کوئی بقال تھا سنکو کرن نام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوئی محو سفر جب ان کے تجار
وہ ٹھہرا ایک جا پہ بادل نیک
وہ بیچارہ مرا اور سجا پہ فی الفور
گئی مدت گذر اس تاجر کی جب
کہا وہ راستے میں مر گیا ہے
پدر کی اپنے او کریا کرم کر
ہوا ہی سانپ اب سیر پدر راہ
غرض اوسنے کیا تعمیل ارشاد
تھے بھائی تین اوسکے او نہ پوچھو
کہ جس نے کاٹا تھا میرے پدر کو
جو کھودا جا کے اوس بیخ شجر کو

تو یہ بھی ہو گیا چلنے کو طیار
ہوا نازل وہاں مار سیہ ایک
کیا کریا کرم سب نے بطور
تو وہ سوداگر آئے شہر لوٹا
بشکل مار پھر پیدا ہوا ہے
جو اسباب ضرورت سو ہم کر
ہو کیونکر بکٹ اوسکو انکو خود
کیا جو جو بتایا بادل شاد
کیا تقسیم باقی زر بصد جوش
کرونگا قتل میں اوس بد گہر کو
بشکل مار دیکھا اوس پدر کو

غرض اسباب لا کر جا یگانہ
بچا کر آنکھ آ پہونچا عقب سے
ہوا پیدا بشکل مار پھر وہ
پسر نے پوچھا احوال پدر سب
جو باقی ہے خوشی سے مال و زر لے
سنا جب یہ لگا تدبیر کرنے
نرائن بل کہا کر جا کے آیا
خوشی سے برہمن سنکے کھلانے
ہوا فرزند سب اسے محو گفتار
تبا تجار نے اوسکو بتایا
کہا اوسنے کہ میں تیرا پدر ہوں

ہوا ہمراہ اون سب کے روانہ
بدن میں کاٹا دندان غضب سے
جہان میں آگیا لاچار پھر وہ
کہاں چھوڑا کہو حال پدر سب
امانت ہے یہ اسباب پدر سے
برہمن سے یہ پوچھا اوس پسر نے
بدن کرماش گئے اٹھ کے سب طیار
کہی سب دل سے جو آئین بتانے
بتا دو ہی کہاں مار سیہ کار
مقام خاص واں جا کر دیکھایا
سقیم رنج و غم میں سر بسر ہوں

بیخ درخت سے سانپ کا نکلنا اور فرزند سے گفتگو کرنا

مجھے کاٹا تھا جس نے وہ نہیں ہے
کہا کیا بات کرتا ہے میاں اب
برہمن جب کھائیں نیک دیں گے
کھلا کے برہمن با خاطر شاد

کسی جانب گیا وہ اہل کین ہے
بتا دی اے پدر ہو کر نہ مضطر
تو ہم خوش ہو کے نقد مکت لیں گے
یہ کی پھر دست التجا و شنی فریاد

کرس قالب سے اب میری رہائی
کہا کھلوا برہمن گھر میں جاکر
سنائی بات یہ جب جا کے گھر میں
دعا نیک آپ ہی دیجئے آپ

رہائی میں مصیبت خوب بھائی
جو گیتا پاٹ کرتے ہوں سراسر
ہوئی تدبیر یہ جس دن نگر میں
پدر کی میرے جس سے وہ ہوں پیدا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

غرض سب نے دعائیں دیں بصد شور
جو دریا نربدا ہے شہرۂ دہر
برہمن واں پہ پانڈو نام تھا اک
کبھی اُمید جگ کی بھی نہ تھی ہر چند
پرستش دیوی جی کی کر خرد مند
اوسے نہلا کے کچھ میوا کھلایا
کہا ان کیونکے نے بہتیا نے دیا ہاں
کیا میں نے یہی جگ با دلِ نیک
کیا مان میرے لئے بچے کو میں نے
میرے بچے کو بے تقصیر مارا
تجھے بھی رنج ہے ناپاک ہوگا
جو گذرا اس حکایت پر زمانہ
غرض دنیا میں پھر بندر ہوا میں
دیا کھانا نہ مجھکو بدگہر نے
کسی شائق نے مجھکو لیکے پالا
کیا لاچار مجھکو بے بسی نے
کسی دن راستے میں آگیا غار
بہت دن تنگ حالوں میں پھرا حال
کہا اوس برہمن نے یہ کہا ست
میں تجھسے کہتا ہوں عالی ابھی ایک
زبانی میں تھا اوسکا چندر شرما
کر دن کیا اون میں نے حصہ عہد
کر دن اب جان اوسی نہلا کے چہاتا
مبادا ہو کوئی آفت نہ موجود
کبھی ہیگا تو ای صاحب غور

ہوا ملکِ فانی عادی ہے وہ بھیور
یہ ہوا ادھیائے ہفتم میں کرپا ترا

ادھیائے ہشتم گیتا مہاتم

وہ کار خیر کرتا با دلِ نیک
ہوا لیکن نہ گھر میں اوسکی فرزند
عطا فرمائیں کی خوشی سے کی فرزند
سپنے بلدان اوسکا سر جھکایا
مقام رنج و غم ہے ست ہو ا شان
مگر میں نے نہ پایا پر کہیں ایک
چھوڑا یا پر اپنے بچے کو میں نے
نہ بر آئیگا یہ مطلب تمہارا
جگر تیغ الم سے چاک ہوگا
ہوا ملک عدم کو میں روانہ
ذلیل و خوار و فتنہ گر ہوا میں
لگا میں پھرنے تباہی سے گھر نے
مگر اک بدگہر نے مار ڈالا
سواری میں مجھے رکھا کسی نے
گرا ٹھوکر میں کھا کر جا بجا
بشکل بُز ہوا پیدا میں اس سال
ہر اسکو لفت ہے جان و تن کا
یہ سنتے ہی ایک دم با خاطرِ نیک
وہ ابھی جیتے کرتا شوق سے کام
کہا لوسے کا تیلا دی بہر طور
کہ سنتے میں لگا ہنسنے وہ تیلا
تو دان اوسکا برہمن کا دیا نذر
کہا اوسنے کہ میں نے کی بہر طور

بہت سا پاس اوسکے مال و زر تھا
اجی جگ کر کسی نے یہ بنایا
کیا آغاز جگ اوس برہمن نے
یکایک ہنس پڑا وہ بز بصد جور
کہا مجھکو بھی تھا اک داغ اولاد
جو میں نے جستجو کی اوسکی ذریات
تو کی بکری ذبح مجھسے آہ وزاری
بدی کا پھل ہے بدی مجرم سخت
غرض وہ ہو گئی مائل رنج و غم
ہوا جب حشر کی دن میں انصاف
لیا تھا مول بازی گر نے مجھکو
گیا ملک عدم کو چھوڑ کر جگ
ہوئی دنیا غرض پھر پیدا ہوا
چلاتا تھا مجھے وہ پا کی لاچار
بدن سے صاف نکلی جان غمناک
میں سمجھا تھا نہ یاں کی ادبات
ملے بسمل کو اب کیونکر رہائی
کہ اک راجہ کہیں کر چہیتر میں تھا
نہایت چیلا اک روز گرہن
نہایا تب وہ تیلا حسب ارشاد
ہوئے راجہ کو حیرت آئینہ روا
وہ تیلا بولا تھا پھر برہمن سے
لیے میں نے تجھ ایسی خوشی سے

پڑے ہے جو اوسکو ہم مردنگو ذات
وہاں پر ایک پانڈو نام شہر
دل غمگین کو پیر ودان لیسہ تھا
طریق نیک خوش ہوکر کہا یا
منگایا ایک بُز اوس اہل فن نے
تو متعجب ہوئے داں دیکھنے وش
رہا کرتا تھا میں بزات ناشاد
تو اک بُز اور اک بچہ لگا ہاتھ
کہا رو رو براہ انکساری
نہ لڑکا ہوگا تیرے گھر میں بدبخت
گئے ناگاہ آغوش عدم میں
تو ثابت وہ بداعمالی ہوئی صاف
لگا وہ بھی بہت تیغ کرنے مجھکو
مگر حاصل ہوا پھر قالب سگ
ہوا پیدا کسی جا بن کے گھوڑا
بہت سے آدمی کرتا تھا اسوار
تڑپ کر مر گیا فوراً سر خاک
کہ ہے قوم برہمن نیک نیت
تجھے تقدیر نے گردش دکھائی
عقیل و پاک دین گھر تھا میں ستھا
بصدق دل یہ لے رائے برہمن
کیا ملبوس زر سے بادل شاد
کہیں دیکھا نہ گویا نقش دیوار
یہ کی تقریر تازہ اہل فن سے
نہیں جیتا رہتا ہوں میں نادان کسی سے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہا اوسنے کہ کیا اسکا سبب ہے	یہ بیخوفی ترے دلمیں غضب ہے	یہ کہکر گر پڑا اوسی زمین پر	ہوئے قالب کی دو ٹکڑے وہیں پر

پیپلے کا دو ٹکڑے ہو جانا اور اوسمیں سے عورت کال پیدا ہونا اور برہمن کا اوسپر پانی پڑھکر ڈالنا اور اوسکی شکل تبدیل ہونا

ہوئی اوسمین سے پیدا عورت کال
سنا صورت نے جب اونکا یہ احوال
بوان آیا گئے وہ سوئے بیکنٹھ
کہ یہ ادھیائے گیتا جسکو ہو یاد
گیا بیکنٹھ کو بزیا دل پاک
بشنو ہو گئے سارے برہمن
دکن میں اک کسی جا برہمن تھا
کیمدن ہو گیا لا انتہا مست
اوسی حالت میں نکلی جان غمگین
وہیں زیر شجر تھا اک برہمن
بخیل از بس زن ناپاک تھی وہ
کسی زن نے پوچھا سوئے لگیر
کہا وہ کون سے تیرے ہیں اعمال

ہوتھی پاکٹش بدطرز و بدافعال
یکایک ہو گئی وہ شکل تبدیل
وہ باغ و لمین بیکنٹھ کی ہو
میں سنکر ہو ان ہی قالب سے آزاد
وہ چھوڑا اونے اپنا قالب خاک

برہمن پاٹ گیتا کر رہا تھا
برہمن نے براہ نکتہ دانی
کہا سنکر یہ نیز نے ای برہمن
برہمن واقف گیتا تھا سوجود
یہ حسن نے آنکھ سے دیکھا تماشا

اوسی کے دھیان میں دم بھر رہا تھا
دیا ڈال اوسپہ تھوڑا سا پانی
ہو تم میں کوئی ایسا صاحب فن
دکھائی پڑ گئے گیتا شکل ہو
سو اشنا شل میں نے تماشا
لگی پڑھنے وہ گیتا صاحب فن
ہوئے گلنار کرتا شو قسمی نوش
پریشان ہو کے بیچارہ کی تے
شجر پر تاڑ کے آکر رہا وہ
تو پیش زن خوشی کے ساتھ لاتا
اشکل جن ہے آکر سر راہ
کہ کیا گذرا تھا اس ناچیز کا حال
یہ ادھیائم تبادم کون سا ہے

ادھیائے نہم گیتا مہاتم

شہر پر خوار و اہل مکروفن تھا
عوض اوسکے ہوئے رخصت سر دست
اجل آپہونچی سر پر از رہ کین
زن اوسکی تھی بسن بدکیش و بدظن
بے دولت سدا غمناک تھی وہ
ہے یاد جنم تجھکو کر یہ تقریر
ہر جنم سے یاد تجھکو جنم کا حال

ہمیشہ گوشت کھاتا تھا بقصد
لگا پڑھنے یکایک نشہ
شکل جن غرض پیدا ہوا وہ
جب اوسکو دن میں کچھ آتا
گئی ملک عدم کو دونوں ناگاہ
کہا ہاں یاد مجھکو سب ہے احوال
تمہارا سر مہہ کیا ہی کرم کیا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ جس سے یاد حال جنم ہے یوں
یہ چرچا نصف گیتا میں رقم ہے

تیری دل میں خیال جنم ہے اپنا
کتھا یہ موبمو زیب قلم ہے

یہی باتیں جناب کرشن جی کہ
وہی عورت نے پوچھا برہمن سے

سبھی جو چھ میں کتھا کی جنم کی
نہ تھی آگاہ اس راز کہن سے

جن کا درخت سے اوترنا اور ان دونوں جنوں سے جو باہم گفتگو کرتے تھے تقریر کرنا

مگر وہ جن جو تھا پہلے سے آباد
وہ سیرت سنے پوچھے انکو دات
بیان کر تیرا پہلے مرکرم کیا
جو یہ مضمون گیتا میں لکھا تھا
وہیں تینوں نے چھوڑا جسم خاکی
ہوئی مانع وہاں گے دیوتا مات
دکھے تینوں کیا تیرتھ کا اشنان
یہ کی پھر لب سے تقریر گہربار
یہ ادھیائے دہم کا سنیے اوصاف
تو نگر تھا وہ مرد اہل اقبال

اوتر آیا شجر سے با دل شاد
کہ میں بھی گوش دل سے سنوں بات
یہ ادھیائے تم ہی دل میں تیری کیسا
وہ نادانستہ میں نے کہا تھا
کثافت دور بھاگی آئی پاکی
کہا تینوں سے یوں اس راہ انصاف
کیا دے نہ مطلق ذکر بھگوان

بشوق دل لگا یوں کہنے ان سے
غرض ان بحیر سراہ نکتہ دانی
کہ جس سے جنم کا احوال ہے یاد
سہ بارہ یوں پوچھا جب پھر ہوئے اگر
جوان زر یہ تینوں جانے سکھ
تمہارا یاں گذر مطلق نہیں تھے
مگر اوروں نے قصہ کر دیا حل

کہیں کیا باتیں سننے برہمن سے
لگے یوں پوچھنے راز نہانی
بیان مجھ سے کرو با خاطر شاد
ہوئی تقریر تازہ انکو اسی
در بیکنٹھ پر بس کے سدھیجے
یہ جائے پاک ملنا حق نہیں ہے
کہ حاصل انکو یہی گیتا کا پھل
سنو شیو کہیں جی زیر گفتار
بیان شہر کاشی جلوہ گر تھا
لگے تھی شمع سان کرتا ہی لو

ادھیائے دہم گیتا مہاتم

کہ جس سے سخت مجرم گت ہوتا
عفیف و خوش ادا نیک افعال

برہمن ایک دھیرج مشہور تھا
طریق بھگت میں کرتا تھا مگ دو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پے درشن شیشر ناتھہ بھیجا
قریب بندہ شب آ کے ٹھہرا
خوشی سے آیا شیو کی پاس گن
نہ کچھ بولا نہ کچھ فرمایا الہی سحر
کہا پھر شب سے یہ حال آ کے اوسکے
نہ صدمہ ہے موت کا اوسنے اوٹھایا
سوم ہے چھتر کاشی بھی مقابل
کہا شیو نے کہ تھا یہ بیچ کیلاس
وہ آ پہنچا کنار چشمہ تر
رہی مطلق نہ اوسکو تاب پرواز
سنایا اوسنے اسرار نہانی
کہ آتے ہی نہیں ہے گئی آکاش بانی
چتر بھج روپ رکھہ آکاس بانی
بڑا اوس گل کا سایہ ہے عجب
تو ہم وہاں گئے پہونچا یہ حال
کہا ہی آج کچھ اچھی رشت خود کام
جو دیکھا اندر نے یاد اوسکا احوال
کہا مجھسے کہ جا قریب برہمن
کہ ہو کنولی زن بدبخت پیدا
دہن سے جارہی گی بیچ ہی تو
ہے گرمی اسطرح کی بندہ پرور
کہ تھی ہیں دیوکنیاں جب شاہ شوہر
نقوش الحانی ہی سنتے تھے کسی روز
اوٹھی وہ نہ سنے نہیں کچھ بولی ہیہات
وہیں پر بد دعا دی مجھکو لوکار

وہ سر کی بل خوشی کے ساتھ پہنچا
گل اسی کی بو پا کے ٹھہرا
سنایا سب وہ احوال برہمن
ہوا رخصت وہ گن طرز ادب سے
مرا وہ برہمن آ کے بندہ پرور
مگر ہر طرح نقد مکت پایا
چہارم حبشہ سا دہاں ہی عاملی
ستی جی اور گن تھے سب کے پاس
شگفتہ تھی کنول سے پھول ہی پر
گرا لاچار اوڑنے سے رہا باز
کیا واقف براہ نکتہ دانی
سنو شیو جی یہ اسرار نہانی
لگے کہنے براہ نکتہ دانی
سیاہی چھا گئی اوسکے وہیں تب
شگفتہ تھا چمن میں جسکی جگہ گل
جہاں میں تھا سر اپنا مثل نام
کہا دلہن یہ ہے مرد نکوفال
عبادت میں خلل کر جناب فرز
بد اعمالی جہاں میں ہو ہویدا
مگر ہوگی زیادہ تجھہ میں خوشبو
کہ سایہ سے سیری جلتا ہے طائر
تھی پالی میں نے اک مینا بصد شوق
مرا شوہر ہوا وان جلوہ فرزند
تو پھر شوہر نے کی مجھسے ہی بات
کنول کا پھول ہو جا کسیے گلزار

ہوئی گرمی کی شدت اسطرح ری
اوسی جا ایک گن آیا بصد جوش
پئے درشن وہ آیا تھا یہاں تک
اودہر لوک دوسرا گن وانیہ آیا
بیان فرمائیے مجھسے یہ احوال
سری گنگا کا ہے استہان موجود
کیا تھا ترک عالم بھی خوشی سے
کہیں پر ہنس اوڑتا تھا بصد جوش
پڑا اک پھول کا اوس پر جو سایا
یہ حیرت زا جو دیکھا میں نے احوال
تعجب اس تماشے سے ہوا حال
کہا میں نے مقابل تو بیان کر
کنول کا پھول جو نزدیک ہے
یہ کنولی ہے سنو احوال سارا
کہا اوسنے سنو حال جنم اب
برہمن کہ عفیف و پارسا تھا
سدا رہتا ہی مشغول عبادت
گلو میں جا کے لیتی ہی اوسی دم
بچائی دستا یہ دو گل و دیدن
جوانی نے بدل کر ہم بصد شوق
تپش کا سب ہے سنیے احوال
وہ او دہیائی دہم پر پڑتی تھی سر آن
لگا کہنے بتا جاکر سو میں
کیا میں نے نہ پھر تعمیل حکم
یہ گرمی جو کہ تجھ میں ہے بسر ہے

یکایک ولیہ آئی بیقراری
پڑا دیکھا برہمن وان یہ بیہوش
مگر ہے مبتلائے رنج مشک
وہاں پہچان برہمن اوسنے پایا
مرا وہ برہمن کس طرح فی الحال
بشیشر ناتھ کا استہان موجود
غرض ہر طرح تھا پاک اپنے جیسے
سواری میں جو بر ہاکی تھا وہ بیہوش
اندہیرا قالب طائر پہ چھایا
بلا کر ہنس سے پوچھا سب حال
لگا کرنے بیان اپنے دلمیں انصاف
یہ اسرار نہان مجھسے عیان کر
کنار آب تر جلوہ فگن ہے
مشرح ہو جو قیل و قال سارا
بیان کر مجھسے احوال جنم اب
دسہم ادہیائے گیتا پڑہا تھا
ہمیں مجھسے پڑہ کے مشغول عبادت
تو اوسنے بد دعا دی ہو گی برہم
بجائی یا اودہر دو مہر سے بیوان
مری خوشبو سے لیتی ہی ہر گل و گیاہ
یہ اس سے پیشتر کا ہے مرا حال
دل مشتاق تو گیتا سے تھا بیان
سنا مطلق نہ ہیچ از روئے نیز
کہ تھی منظور دید اطوار و خود کام
نمود اس گیتا کی سن دے کہا ہم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مگر اب غم سے ہوں بسکہ رنجور
ہوں پھر کیونکر جہاں میں شاد و مسرور
اگر گیتا کوئی آکر سنا دے
سنی یہ ہنس نے بھی سب حکایت
تو بولا اوٹھا وہ از رہ عنایت
غبار رنج و غم دل سے نکل جائے
تو نقد مکت بے شک ہاتھ میں آئے
غرض اک برہمن تا لاب پر تھا
وہ ادھیائے دہم بھی پڑھتا تھا جو
وہ مشغول عبادت سر بسر تھا
وہیں اوس سے سنی گیتا بہر طور
تو نقد مکت آیا ہاتھ فی الفور
ہوا مشک سیہ ہمرنگ کافور
سفیدی ہنس پر آئی بدستور
اوسی دم سر مہ لوک آیا وہ پرشور
ہوا انبساط خاطر میں بصد جوش
وہ کشفی جامۂ اصلی میں آئی
مراد دل خوشی سے اوس نے پائی

ادھیائے یازدہم گیتا مہاتم

کسی دریا پہ تھا اک شہر آباد
وہیں تھا ایک راجہ با دل شاد
طریق بھگت میں ثابت قدم تھا
عقیل و زیرک و اہل حشم تھا
قریب شہر تھا اک گرد وارا
وہاں اک برہمن تھا جلوہ آرا
وہ پڑھتا گیارھواں ادھیائے گیتا
کہ تھا دررو زبان ادھیائے گیتا
وہی راجہ یہاں آتا تھا ہر روز
برہمن جس جگہ تھا جلوہ افروز
عبادت گاہ میں کرتا عبادت
وہاں سے اودھر کو آتا حسب عادت
سنا کرتا تھا گیتا برہمن سے
نہ تھا وہ آشنائے رنج و محن سے
کہ یکدن سنکے گیتا حسب دستور
کیا گھر کا ارادہ شاد و مسرور
کہ اتنے میں ہتیا اوس جا پہ آئے
زباں پر حرف مطلب اپنی لائے
ہمیں دو راجہ رہنے کے لیے گھر
کہ ٹھہریں شوق سے اوس جگہ پر
سکان اونکو دیا راجہ نے فی الفور
سنکا کر کچھ دیا غلہ بہر طور
سنا جب دل سے فارغ نامرادی
تو خوش ہو ہو کے راجہ کو دعا دی
غرض راجہ سے درشن خود آیا
وہ نور چشم اپنے ساتھ لایا
اتیتوں کا مہاں تھا جو مہنت ایک
ہوا اوس سے مخاطب با دل تنگ
پریت اوس گھر میں اک تھا بدذات
کنور جی پریت کی بدذاتی کے گھات

پریت کا لڑکے کو مار ڈالنا اور یہ غم سنکر راجہ کا آنا اور برہمن کا پریت سے گفتگو کرنا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچا کر آنکھ دے پٹکا خاک
لباس زندگی اوسکا گیا چاک

کہا کیا ثمرۂ درشن بلا آہ
کہ دیکھا آنکھ سے یہ رنج جانکاہ

برہمن ایک تھا راجہ کے ہمراہ
لگا کہنے وہ اس جن سے بصد آہ

جلا دے تو مگر فرزند سجاد
تمھے تا دلسے اپنے رنج جانکاہ

کیہ دن کر رہا تھا قلعہ رانی
بدل اس کام مین تھی جانفشانی

یکایک ہوگیا بیتاب و غمناک
مگر امیری مقابل وہ بہر خاک

کیا مجبور اوسکو اشتہا نے
لگا اوس برہمن کا گوشت کہانے

کہ اسمین وان یہ آیا برہمن ایک
لگا کہنے وہ مجھسے بادل نیک

دنیا مین تین انسان ہین بد اطوار
بلائے غم مین ہوتے ہین گرفتار

خیال دوستان دلسے کرے دور
مگر بھاگی وہان سے شاد و مسرور

دوم جو شیر کے پنجے مین آجاے
مگر ساتھی وہان سے جان بچا کے

جو انسان جن سے ہو مغموم و ناشاد
مچاتا ہو بلائے غم سے فریاد

تو اوسکو بھی سزائے بد ملے گی
اذیت جان پر بیحد ملے گی

تجھے دیتا ہون دلسے بد دعا بار
کہ پھر پیدا ہو تو دنیا مین راکس

کہا کب تک رہونگا مین برنگی
خلاصی مجھکو کب اس غم سے ہوگی

نہ ہوگا اس بلائی غم سے آزاد
نہ کر بیفائدہ ہے تیری فریاد

پڑہو تم گیارہوان ادہیاے بالغور
کہ حاصل نقد مطلب ہو بہر طور

غرض جن پر براہ مہربانی
دیا ڈال اوسنے کچھ پڑہ پڑہ کے پانی

سبھون کو مل گئی مکت از سر نو
دکھائی نور گیتا نے وہین نور

ہوا زندہ وہ فرزند خردمند
لگا کہنے پدر سے کلمۂ پند

مگر اب چھوٹے ہم آواگون سے
بلا بیکنٹھ لطف برہمن سے

یہ کہکر جانب بیکنٹھ آیا +
خوشی سے نقد مطلب اپنے پایا

چراغ خانہ بے اولاد ہی گل
دکھاؤ راہ مطلب بے تامل

سنا سب سے براہ نکتہ دانی
بٹھایا نیچے تلسی مین پانی

یہ اتنی مین خبر راجہ تک آئی
غم فرزند سنکر خاک اوڑائی

غرض سب وان پہ آئے اہل دربار
یہ دیکھا ہے پسر مردہ سر خاک

کہ سن گیتا براہ آشنائی
ہو اس قالب سے تا مجھکو رہائی

کہا اوس جن نے سن اے صاحب فہم
مین تھا تب جنم سابق مین برہمن

کہ اتنے مین برہمن ایک آیا
نہایت اوسکو گرمی نے ستایا

جو اوسکو مبتلا غفلت مین پایا
وہین اک جانور نل نام آیا

مگر مجھکو نہ مطلق رحم آیا
نہ اوس بیچارہ کو اوٹھا کر بٹھایا

ترے دلمین نہین کوئی وفا ہی
برہمن ہوکے یہ طرز جفا ہی

وہ انسان جو کہ ہو جوروں کے ہمراہ
مصیبت مین روان ہووے جانا ناگاہ

سیان نرک جائیگا وہ بدبخت
اوٹھائیگا جگر پر صدمۂ سخت

یہی حال اوسکا ہوگا چار ناچار
بلائے سخت مین ہوگا گرفتار

بلا یہ دفع کرنا جسکو ہو یاد
سنے مظلوم کی مطلق نہ فریاد

جو کوئی حال بیکس سے ہے زائل
اوسے امید جگ کا پھل ہے حاصل

جو دیکھا بر بلا یہ حال مین نے
تو قدمون پر دیا سر ڈال مین نے

کہا پھر اوس نے یون جوش خوشی سے
سنے جبتک نہ تو گیتا کسی سے

سنی راجہ نے جب یہ جن کی تقریر
برہمن سے کہا یون ہوکے دلگیر

غرض وہ برہمن باخاطر شاد
لگا گیتا کو پڑھنے حسب ارشاد

وہ جی اوٹھے جو مارے تھے زمین پر
ہوئی موجود آ آکر وہین پر

سبھون نے روپ نارائن کا پایا
بوان زر وہین اک اک کو آیا

کیے تھے ہم نے تمنیان بہت پاپ
کبھی لڑکا ہوا تیرا کبھی باپ

بیکنٹھ ہو جو گھر مین صاحب غور
تو ہوا کیسی یہ مکت فی الفور

برہمن سے کہا راجہ نے ارشاد
نہین ہے اپنے گھر مین کوئی اولاد

برہمن نے کہا تم ست ہو دلسوز
سنو یہ گیارہوان ادہیاے ہر روز

غرض اوسدم سے راجہ حسب ارشاد
لگا کرنے یہی سب با دل شاد

اوہیاے دوازدہم گیتا مہاتم

دکن مین ایک راجہ تھا سکندھ نند
عقیل و زیرک و نیک و خردمند

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تھا اوسکی شہر مین اک مرد بدذات — محبت تھی زن بدکیش کے سات
وہ دونون سندر دیوی مین جاتے — عزہ لذات دنیا سے اوٹھاتے

وہ دونو گوشت کھاتے از رہ شوق — بدل تھا مے پرستی سے اونہین ذوق
جو کوئی پوچھتا یہ کیا ہے انداز — سناتے تھے یہ دو تو بر محل راز

ہین مشغول عبادت شو قسم ہم — عبادت مین سر تعظیم ہے خم
وہان اک برہمن تھا اور دیشور — پرستش روز کرتا تھا بشیشر

کہا اک روز دیبی جی نے ہنسکر — جو مانگے تو وہ ہو تجھکو میسر
برہمن نے کہا اولاد و زر دو — بہم اسباب عشرت ہمکو کر دو

کہا ہنسکر براہ مہربانی — مگر سن لے یہ اسرار نہانی
یہ دو پاپی جو ہین آن جا پہ موجود — ملے عشرت اونکو اور ہو شکل معبود

برہمن نے سنی جب دم یہ تقریر — گرو کے پاس آیا ہو کے دلگیر
کیا افشا براہ نکتہ دانی — مشرح تھا جو اسرار نہانی

کہا ہو جا کے مشغول عبادت — نظر مین آئے تا شکل افادت
برہمن نے اوسے جب دم حسب ارشاد — ریاضت کی بہت با خاطر شاد

کہ اتنے مین ہوئی اکاس بانی — کہا اوس سے براہ نکتہ دانی
نہ کر اتنی ریاضت اے برہمن تو — بگوش جان و دل سن یہ سخن تو

سنے گیتا کا تو ادھیاے گر یہ — تو بخشے صاف مجرم پیر اثر یہ
برہمن نے یہ سنکر حسب ارشاد — سنائی جا کے گیتا با دل شاد

ہوان پاک آج ہونچا زمین پر — گئے بیکنٹھ وہ دونون ہین پر
یہ دیبی جی نے فرمایا زبان سے — کیا آگاہ اسرار نہان سے

برہمن تو نے دیکھی یہ کرامات — کہ اس ادھیاے گیتا کی ہین یہ بات
تجھے ہمنے دیا اس شہر کا راج — کسی شے کا نہو دنیا مین محتاج

کیا عقدہ جو برہمن کا جو حل وہ — ہوئین غائب نظر سے بر محل وہ
وہ راجہ تھا جو بے اولاد گھر مین — تھا تخت و تاج ناکارہ نظر مین

دیا اوس برہمن کو راج اپنا — زر و اسباب تخت و تاج اپنا

ادھیاے سیزدہم گیتا مہاتم

دکن مین ایک راجہ جلوہ گر تھا — سدا تاج شہی بالاے سر تھا
قریب شہر تھی اک زن سیہ کار — کثیف و جاہل و بدطینت و خوار

بلایا مرد اک کرکے اشارا — کسی جنگل مین جا پہونچی قضا را
نہ آیا شام تک وہ مرد موعود — شب تاری ہوئی [illegible] موجود

کسی جانب سے آیا شیر ناگاہ — دکھائی شکل قہر اسکو سر راہ
کہا اوسنے مرا جسکا مقدر — کہ تجھ سی اب ملی مجھکو غذا تر

کہا مجرم نہین اب شیر نر مین — تھی احوال سے ہون بےخبر مین
تجھے گر ہے خیال جنم ماضی + — بیان کر مجھ سے حال جنم ماضی

کہا اوس جنم مین مین برہمن تھا — زبون و خوار و ابلہ مکر و فن تھا
پئے زر مین پھرا کرتا تھا مارا — کسی جا در گیا جا کر قضا را

ہوا جب حشر مین انصاف میرا — ہوا احوال ظاہر صاف میرا
تو دنیا مین ہوا پھر شیر نر مین — کہ بدکردار ہون اور فتنہ گر مین

یہ کہکر زن کو فوراً کھا گیا شیر — شکم اپنا کیا اسطرح پر سیر
مری زن جب تو تھی چنڈال پھر وہ — جہان مین آئی بد افعال پھر وہ

غرض یونہین بہت سے جنم پاتے — بہت سی رنج و غم دل پر اوٹھاتے
کسی دن [illegible] بدا وہ جا کے پہونچی — خوشی سے ہوے [illegible] جا کے پہونچی

برہمن کے اتھارا وہ تھا جلوہ افروز — وہ گیتا پاٹ کرتا تھا شب و روز
اوسی جو تیرہوان[13] ادھیاے تھا یاد — پڑھا کرتا تھا ہر دم با دل شاد

وہ ٹھہری اوس جگہ آرام پاکر — سنا ادھیاے گیتا دل لگا کر
یہ سنکر اوسنے چھوڑا قالب خاک — چلی بیکنٹھ کو با خاطر پاک

دم رخصت کہا یہ کلمہ پند — برہمن تو ہے دنیا مین خرسند
رہائی شیر کو بھی دے کمو ذات — کیا تھا قتل جسنے مجھکو ہیہات

کرو ایسا براہ آشنائی — وہ اس قالب سے پا جاتی رہائی
بتایا جو برہمن نے کیا جلد — تو اب ادھیاے گیتا کا دیا جلد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو چھوڑا شیر نے اپنا بدن صاف
ہوا بیکنٹھ مین جلوہ فگن صاف

ادھیاے چہاردہم گیتا مہاتم

کسی جا ایک راجہ تھا خرد مند
وہین اک راجہ سنگلدیپ کا تھا
تو وان راجہ براہ نکتہ دانی
بھیجے شہر آیہ دو کتے شکاری
ہوا وہ راجہ اس تحفہ سے مسرور
کسی سے شہر طیہ ٹھہری اسر دست
یہ چھیتا وہ ادہر بھاگا وہ خرگوش
تو ادنے دونون نے چھوڑا جانا خاک

عقیل و زیرک و اہل وفا تھا
لگا کہنے یہ اسرار نہانی +
وہان بھیجو براہ انکساری
قبول اوسکو کیا بس سب بدستور
کہ دیکھیں کسکا کتا ہی زبردست
گرے اک غار مین لاچار تھک کر
میان سرگ پہونچے با دل پاک

جو اس راجہ کو تھی اس سے محبت
وزیرون سے کہا ہوکر مخاطب
غرض یون ہین ہوا تعمیل ارشاد
شکاری جانور پائی جو تقریب
غرض جنگل مین اک خرگوش آیا
جو تھا البرز آب تر سی وہ غار
گیا راجہ برائے جستجو وان

رہا کرتا تھا ہر دم شاد و خورسند
تو تحفہ بھیجا کچھ از راہ الفت
مجھے بھی کون شے دنیا مناسب
کیا تحفہ روانہ با دل شاد
چلا سوئے بیابان صاحب غرور
شکار تازہ کتے کو دکھایا
ہوئے غرق اوسمین جا کر جار لاچار
تو اپہونچی گل مطلب کی بو وان

راجہ کا اونکی تلاش مین آنا اور اون دونون کا غار مین مردہ پانا
اور برہمن سے استفسار حال کرنا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ دیکھا آنکھ سے دونوں نے ہیجان
گئے بیکنٹھ کو کیونکر یہ حیوان
گرو ویر اتھا اسمین بیر دہوتا
یہ کی تقریر راجہ نے مکرر
مگر یہ مادۂ سگ برہمن تھی
غرض بعد اوسکے زن بھی مرگئی صاف
سنین گیتا نہ جبتک برہمن سے
غرض راجہ کی دل مین آگیا یان
کوئی نرسنگہ راجہ ناموور تھا
ارادہ مین مگر یہ تھا بد آہنگ
جو تھا آمادۂ جنگ و جدل وہ
رہا خیدی وہ مشغول طرب یون
ہوا عیش دہر مراج اوسکو انصاف
بشکل اسپ پھر پیدا ہوا وہ
وہ سوداگر وطن مین آکے پہونچا
ہنسا راجہ کو گھوڑا دیکھکر صاف
کسی نے بھی یہ عقدہ کیا حل
وہ ٹھوکر سے ہوا کو پست کرتا
چلا اوس اسپ پر چڑہکر کسی روز
وہین اک صومعۂ ایمن بنا تھا
دہان دیکھا برہمن ایک ذیہوش
مگر اکلا وسمین تھا مشغول بازی
کہا تو کھیل اس سے میرے فرزند
سو گر اسپ آگیا تھا وہ لیکر
چلا بیکنٹھ کی جانب وہ ذیہوش

ہوا راجہ نہایت دل مین حیران
عیاں کر ہمسے یہ اسرار نہان
کسافت جو تھی اسکے بانی مین تھوڑا
ملا سادھو کی جو ہوا مرت کیونکر
کثیف و خوار و اہل مکر و فن تھی
کنارہ اس جہان سے کرگئی صاف
نہ ہون آزاد یہ آواگون سے

وہاں اک برہمن تھا نیک افعال
کہا اوسنے براہ نکتہ دانی
پڑہا کرتا تھا گیتا با دل شاد
کہا تو جنم سابق کا سن احوال
دیا شوہر کو اپنے ایک دن زہر
ہوا انصاف او نکا از رہ ہوش
غرض وہ بھی یہ راجہ وقت آیا

ادھیائے پانزدہم گیتا مہاتم

وزیر اوسکا تھا نیز بدگہر تھا
کہ ماروں اسکو لوں تاج و اورنگ
محل مین جاکے پہونچا بر محل وہ
گیا پھر چرخ کجرو نے غضب یون
تو ٹھہرا آگیا بدکیش وہ صاف
زمین دہر پر بس آگیا وہ
سر بازار گھوڑا لاکے پہونچا
ہوئی بوے وفا مد نظر صاف
گئی وہ بات ہی مین بات بس مل
پہونچ جاتا عدو سر کو جست کرتا
ہوا جنگل مین جاکر جلوہ افروز
برہمن اوسمین ک اہل وفا تھا
کہ گیتا پاٹھ کرتا تھا بصد جوش
نہ سنتا تھا برادھیائے بازی
ہے تیری حق مین بہتر کلمہ نیک
گرا دست بیسر اوسکے سر پر
کہ راجہ آیا اتنی مین بصد جوش

بہت راجہ کو تھی اوس سے محبت
کسیدن جاکے راجہ سوگیا بس
کیا قتل اوسکو اور رانی کو مارا
قضا بار بخت پر آئی قضا را
ہزاروں جنم پائے بارگہ نے
قوی ہیکل ہوا وہ اسپ بالا
کوئی راجہ وہاں تھا اہل حشمت
ہوئی راجہ کو حیرت دیکھکر یہ
وہ گھوڑا تھا جو نایاب زمانہ
کہا کرتا تھا راجہ ہو کے مسرور
ہوا جب تشنگی سے راجہ بیتاب
دیا گھوڑی کو باندہ اوسنے شجر سے
وہ لڑکوں کو سکھاتا تھا یہی بات
پدر نے دیکھا جب باچشم انصاف
وہ کھیلا کرتا اس پتے سے دن رات
جو یہ اشلوک دیکھا با دل پاک
پڑا دیکھا زمین پر قالب خاک

ہوا لیوں راجہ اوس سے برسر قال
جو تھی اس غار مین لبریز پانی
اوسی کے بس جو دیو ان اوسکے تھا یاد
برہمن کہتا یہ خرگوش نیکو فال
اجل آپہونچی سر پر صورت قہر
کہ سگ یہ اور وہ شوہر ہے خرگوش
کہ لقد نکٹ او نہوں نے صاف پایا
سدا گیتا کی پڑہنے مین کیا ہمان
سدا رکھتا تھا دل سے چشم نقت
یکایک مجھ غفلت ہو گیا بس
گیا وہ ملک عزر قبضہ مین لایا
گیا دنیائے فانی سے کنارا
لگا دنیا مین مرجا گشت کرنے
گیا اوسکو کوئی اہل ادرآک
لیا اسپ قوی کچھ دیکے قیمت
کہی ہر ایک سے جاکر خبر یہ
کبھی کھایا نہ اوسنے تازیانہ
یہ گھوڑا ہے عجائب چشم بد دور
تو آپہونچا کنار چشمۂ آب
گیا سنکے اندر چشم و سر سے
کہ سیکھی جسمین طفل نیکو ذات
تو نیم اشلوک پتی پر لکھا صاف
ہوئی مرغوب خاطر اوسکو یہ بات
تو چھوڑا اسنے وہ قالب خاک
ہوا اس ماجری سے دلمین غمناک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہا خود اونے ہنسکر آسمان سے	نکالا کلمہ مطلب زبان سے	کہ تجھکو ہو گئی مکت اب بیسر	نہ ہو غمناک تم اے نیک پرور
برہمن سے براہ نکتہ دانی	کہا راجہ نے اسرار نہانی	کہ جن نے سول جب اسکو لیا تھا	یہ مجھکو دیکھکر فوراً ہنسا تھا
سبب اسکا ہی کیا فرمایئے آپ	زبان پر حرف مطلب لا کے آپ	کہا اوسنے جنم مین تھے آپ راجا	یہی سب ساز عشرت رو برو تھا
یہ گھوڑا تب وزیر بدگہر تھا	ہمیشہ شہ کو منظور نظر تھا	بشکل اسپ پیدا ہوا تھا	اسی سے دیکھکر تمکو ہنسا تھا
مگر اب ہوگئی اسکو رہائی	خوشی سے اوسنے بھی مکتی پائی	غرض راجہ نے وہ سب راج چھوڑا	زر و اسباب تخت و تاج چھوڑا
ریاضت کش ہوا مرد نکو ذات	ادھیائے شانزدہم گیتا مہاتم		لگا کرنے وہ گیتا پاٹ دن رات
کسی جا ایک راجہ تھا جوان بخت	رہا کرتا سدا زینت دہ تخت	عقیل و زیرک ایسا وفا تھا	وہ گیانی دل کا اور دھرم آتما تھا
رعایا شہر کی تھی شاد و مسرور	نہ تھا نام الم وان چشم بد دور	بہت سے ہی فیل ایک تھی کوہ پیکر	مگر اونمین سے تھا اک بانی شر
توڑا کر ایکدن بھاگا وہ زنجیر	چلا ہر ایک جانب سوئے تدبیر	قضا کی طرح پہونچا جس طرف کو	کیا پامال اوسنے سیکڑونکو
بہت تدبیر کی سب نے بسر گرد	نہ آیا ہاتھ وہ فیل سیہ مست	پس اک برہمن آیا وہاں یک	کہا لوگون نے اوس سے بادل تنگ
اودھر مست جا کھڑا اک فیل نامی	وہ لیگا جان تیری سونڈ بڑھا کر	کہا یہ فیل ہے خوش صورت دیو	زیادہ اس سے حال اب تجھکو زور
جو راہ بھگتی مین ثابت قدم تھے	ادھر کب صدمہ رنج و الم تھے	یکایک فیل آ پہونچا الغرض شر	گرا پاؤن پہ برہمن کے وہ بیہوش

فیل کا برہمن کے پاؤن پر گرنا اور برہمن کا اوس پر پانی پڑھکر ڈالنا اور اوسکا بیکنٹھ کو جانا

محبت کی براہ آشنائی	لگا کرنے بہت سی جبہ سائی	برہمن نے کہا سن مجھسے احوال	ترا تھا جنم سابق مین یون حال
ادھر می تو نہایت تھا ابھی فیل	ملی مکت اب تجھے از راہ تعجیل	وہ ہین راجہ بھی آیا بے تماشا	یہ دیکھا آنکھ سے آکر تماشا
برہمن نے غرض باچشم انصاف	ثواب ادھیائے گیتا کا دیا صاف	خوشی سے پھر براہ مہربانی	دیا ڈال اوسپہ کچھ پڑھ پڑھ کے پانی
ہوا قالب تہی اوسکا بصد جوش	میان سرگ جا پہونچا وہ مدہوش	برہمن سے کہا راجہ نے فی الفور	بیان یہ کیجئے اے صاحب غور

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوا قبضے مین فیل مست کیونکر
یہ فیل اوس جنم مین اک برہمن تھا
سپاہی درشن کو ہان سب لوگ آئے
برہمن نے انکی پشت ادب خم
بشکل فیل ہو دنیا مین پیدا
کہ جب گیتا سنے گا برہمن سے
لیا سب تاج و تخت اوسکے پسر نے
تھے دو راجہ کسی جا صاحب ہوش
ہوئی شرط دلمین تھی بہر رنگ
غرض کہ اونمین بھاگا ہوگی مجبور
اوسی غم مین کسیدن مر گیا آہ
کسی راجہ نے پالا اوسکو لیکر
کبھی کھانا وہ رغبت سے کہاتا
وہان بھی تنگ رہتا زندگی سے
سبھون سے آکے پوچھا کیا سبب ہے
کہا ہاتھی سے راجہ نے یہ کیا ہے
پڑھے گیتا کوئی یان صاحب عز
برہمن نے وہین پڑھ کر سنایا
دم رخصت کہا سب جنم کا حال

کہا اوسنے سنو اے بندہ پرور
بہت سا یاد اوسکو علم و فن تھا
بدل طرز ادب سے سر جھکائی
کہ ہوگا یہ مرا جا دو چشم گم
بلائے غم رہے تجھپر ہویدا
رہائی تجھکو ہوگی اس بدن سے

مجھے گا تیری کا جاپ ہی یاد
گرو اسکا گیا تیرتھ کو ناگاہ
پس از مدت گرو پھر آکے پہونچے
کیا اغماض آ کے جب بہر طور
بہت سی آہ و زاری بر محل کی
غرض راجہ جو تھا وہ مہا سناتھ بدر

پڑھا کرتا ہون ہر دم با دل شاد
علاوہ اسکو سارا رتبہ و جاہ
قریب برہمن خود جا کے پہونچے
گرو نے بد دعا دی اوسکو فی الفور
گرو نے پھر یہ شکل اوسکی جل کی
پسر کو دیدیا سب تاج فی الفور
لگا تھا وہ گیتا پاٹھ کرنے
سر میدان انھین جا کر لڑائین
ہوئی باہم دگر زور آزمائی
کہ ہارا شرط تازہ وہ نکو ذات
تو جنم فیل اسکو ملگیا صاف
کیا کرتا تھا ہر دم آہ و زاری
برہمن کو کیا پن سونپے فیل
تو آکر خود ہوا وان جلوہ فرور
کہ جس سے پھر رہا ہی رات آدن آہ
مگر یہ تمسے طالب ہون مہاراج
سٹے یہ رنج و غم شادی ہو مجھکو
رخ اپنا جانب بیکنٹھ موڑا
گیا اسطرح یہ ملک عدم مین

ادھیائے ہفتدہم گیتا مہاتم

یہ باہم شرط تازہ کی بصد جوش
کیا فیلونکو بس آمادہ جنگ
ہٹا اون سے بڑنگ ابوی کا فور
سوئے ملک عدم لی الغرض راہ
لگا رہنے وہان فیل دلاور
ہمیشہ صدمہ کلفت اوٹھاتا
ہوا کم زور ضعف و لاغری سے
یہ کیون فیل مان محو تعب ہے
کہ تو کیون اسطرح رنج آشنا ہے
سنائی سترہوان ادھیائے فی الفور
تو فوراً اوسکا مطلب ہاتھ آیا
کہ ہین تکتا راجہ تب اک اہل اقبال
ملا تھا قالب حیوان اسی سے

مقابل اپنا اپنا فیل لائین
سر میدان لگی ہونے لڑائی
ہوا اسغم سے اہل فیل ہیہات
دم محشر ہوا اوسکا جو انصاف
جو اوسکو جنم کی تھی یادگاری
غرض راجہ نے بس از راہ تعجیل
یہ راجہ کو خبر پہونچی کسی روز
کہا اسکو کوئی ہے رنج جانکاہ
کہا سب چیز ہے حاصل مجھے آج
کہ اس قالب سے آزادی ہو مجھکو
کہ اوس حیوان نے قالب کو چھوڑا
ہوا تھا فوت مین ہاتھی کے غم مین
مگر یکت اب ہوئی حاصل خوشی سے

یہ نارائن نے فرمایا زبان سے
ہین جتنی ندیان وسے زمین پر
پہاڑ و نمین اسی صورت ہین کیلاس
یہ گیتا بین اون مین ادھیائے ممتاز
رشی اور الشر اوس جا جلوہ گر تھے

ادھیائے ہیجدہم گیتا مہاتم

سری گنگا ہین اون سب مین مفخر
سنو نمین جیسون مفخر ہین ہمالہ
ہر یہ ادھیائے اونمین سے سرافراز
کہ محو شادمانی سر بسر تھی

ہین جتنے پھر اس عالم مین مرغوب
نکھو نمین ہین یار دل ابرار
سو آسر کو وہ پرہی دیو لوک اک
ہوا اک یک اتنے ہین لائے وہان گن

سنو شمی یہ بھین جی گوشن جا سے
فقط ہی ہر دوار انمین خوش اسلوب
کہ سب چار پاؤن مین ہے جیون ناگ
وہان سب دیوتا تھے با دل تنگ
غیر بھیج ادسمین تھا اک جلوہ افگن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گنون نے اندر سے فوراً کہی بات
گر اندر ان یہ خالی ای نکو ذات

کیا خالی اونھون نے حسب ارشاد
گنون نے تب وہین با خاطر شاد

چتربھج روپ کو جا کر ہٹایا
ادب کی ساتھ اپنا سر جھکایا

جناب اندر متعجب ہوے صاف
برہسپت سے کہا از راہ انصاف

تو اب اس نے کیا یہ کون ملے ہے
یہ جس سے رتبۂ اعلی ملا ہے

نہ یہ تیرتھ نہایا صاحب غور
نہ کھلوائے برہمن کچھ بطور

نہ کی سادہونکی خدمت بادل شاد
نہ اسکو تھا طریق بھگت کچھ یاد

بیان یہ شوق سے کیجیے حال
کہ کیا اوس جنم مین تھا اوسکا احوال

برہسپت نے کہا مین بیخبر ہون
کہ تا آگاہ اس سے سر بسر ہون

تو راجہ اندر پھر بیکنٹھہ آئے
زبان پر کلمہ مطلب یہ لائے

کہا بھگوان سے راز نہانی
کیا واقف براہ نکتہ دانی

کہ اندر اسن سے پھر اچھلنا گیا ہے
مگر اک اجنبی کو دی دیا ہے

کہ جب اسمید جگ مین نے کیا تھا
تو اندر لس مجھے حاصل ہوا تھا

مگر اسنے بلا وسواس پایا
عجب ہے کیون یہ تبہ ہاتھ آیا

کہا بھگوان نے ہنسکر کہ ای اندر
یہ ثمرہ درد سے گیتا کی ہے اندر

یہ گیتا پاٹ کرتا تھا بصد جوش
لگا مرنے یہ جس دم صاحب ہوش

کہا مینے گنون سے اسکو لیجاؤ
خوشی سے اندر لوک اب اسکی پہنچاؤ

بہت سی سکھ اوٹھائی وان یہ برات
سوی بیکنٹھ جائے تب نکو ذات

غرض اے اندر یہ تمکو ہوا جب
سنو راز نہان ہو کر مخاطب

کرو ساز طرب موجود اسکو
کہ ہوتا صورت بہبود اسکو

بر آئیگا جب اسکا مطلب دل
ہے اوسکو ہوگا نقد مکت حاصل

خوشی سے راج تب پھر کیجیے گا
یہ اندر سن پھر اپنا لیجیے گا

گئی اندر اسکو سنکر بادل شاد
وہ لائے سب عمل مین حسب ارشاد

ترکیب پاٹ گیتا و ثمرہ مخصوص ادھیائے ہجدہم

یہ فرمایا براہ نکتہ دانی
سنو ای لچھمن راز نہانی

بشنو سادہ یا مرد برہمن
پڑھی گیتا جوان مین حسب فن

اگر اٹھاروان ادھیای ہو یاد
رکھی ورد اوسکا دائم بادل شاد

کرو اک دم گو دیوے جو اشنان
باسانی پھل اسمین ہے نمایان

کنار گنگ پاٹ پڑھتا ہو ہر روز
ہوا تلسی کی قریب جلوہ افروز

عمل کلجگ کبھی اوسپر نہ آئے
مگر عیش و طرب سے حظ اوٹھائے

پڑھی پیپل کی نیچے پاٹ سنے
تمنای دلی بیشک وہ پائی

گنہ کلجگ کے ہین جتنے ہون وہ دور
رہے دنیا مین لیکن شاد و مسرور

سنا سب چار پاتین خوب ہین اور
بدل یہ یاد رکھین صاحب غور

کرے غسل سری گنگا بصد شاد
رکھے گا تیری کا جاپ بھی یاد

رکھی سادہونکی خدمت سے سدا کام
کرے ورد زبان بھگوان کا نام

رہیگا نقد مطلب اس سے موجود
نظر آجائیگا سامان بہبود

اکادشی یا کہ پورنماشی ہو جب
ہوا یا مدنظر روزا اوس

پڑھی گیتا جوان اوس نہین کوئی
مسیر اوسکو ہو نقد مکت کوئی

کہ دن اسے گاو دینی کا ملے پھل
بلائی ناگہانی جای سب ٹل

کناگت مین پڑھے گیتا خود بہوش
پتر ہون مکت اوسکی سب بصد جوش

اگر صرف اک پڑھے ادھیای گیتا
تو نقد مکت لے اہل تمنا

فقط اشلوک جو انسان پڑھے ایک
سیان سرگ پہونچی بادل نیک

سناوے سادہ کو کوئی جو ہر یکسر
تو پھل اک گای دینی کا ملیگا

جو نقد مکت کوئی شخص چاہے
فرائض یہ دل و جان سے نباہے

کرے غسل سری گنگا نکو ذات
پڑھی با شوق سے گیتا وہ ذی رت

کرے خدمت گؤ کی بالصد جوش
رکھی برت اکادشی یا وہ دیوس

سنا سب ہی براہ نکتہ دانی
سدا اوڈھے وہ تلسی جی مین بانی

چھٹی خدمت کرے سادہونکی برات
مراد دل تو پائے وہ نکو ذات

کہا بھگوان نے ای صاحب ناز
سنایا یہ لچھمن جی آپ نے رانا

یہی ادھیای ارجن کو سنایا
تو نقد مکت اوسنے صاف پایا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ گیتا ہے جو عالم مین منحصر
کنول سی ہین جو پیدا چارہ بید
یہ افضل سب سے ہی گیتا ممتاز
انہین گیتا کا پڑھنا ہی مبارک
سنی یا جو پڑھے خود با دل پاک
سدا شیوہ یہ تمنا دم بدم ہے
تمہین سے مطلب دل ہے میسر
مین ہون دنیا مین ناچیز و گنہگار
بلائے غم سی دنیا مین ہون دور
یہی سودے سے ہے امید غمناک

اسی سے نقد مطلب ہو میسر
بگوش جان و دل اسکا سنو بھید
صفت کیونکر کری کوئی سخن ساز
حصول مدعا ہی اس سے بیشک

یہ نکلی تھی زبان کشن جی سے
جو ان بید و نمین سے خوشبو ہویدا
بتینو چھتری یا ہو برہمن
جہانمین جتنے ہین جاندار پیدا

بہم نقد مطالب ہی اسی سے
اثر اوسکا وہ ہی گیتا مین پیدا
ہو یا سودر فہیم و صاحب فن
ہوئی اونکے لیے گیتا ہویدا
تو نقد مکت پائی اہل ادراک
کہون حال دل ناشاد کس سے
تمہین سے رتبہ کمتر ہے افضل
ملے فرط کرم سے نقد بہبود
رہی شاہد طرب کا زینت بر
رہی گلزار مقصد اونکا شاداب

سماپت شد ❖

دل مغموم خواہان کرم ہے
تمہین سے لطف کامل ہے میسر
نہین تسا کوئی اپنا مددگار
اگر دل عیش و عشرت سے ہے معمور
گناہون سے رہے دامن مرا پاک
تمنا کے تمنا ہی یہی اب

دم مشکل کرون فریاد کس سے
تمہین سے عقدہ امید ہے حل
کرو سامان عشرت مجھکو موجود
جہان مین نیکنامی ہو میسر
زمانہ مین ہین جتنے دوست و احباب
ملے فرط کرم سے نقد مطلب

قطعات تاریخ مطبوعہ سابق
قطعہ تاریخ طبع زاد مصنف

اسمین کتھا نفیس زمانہ ہی مندرج
آئی ہے جس سے کانمین زمزم معنی فیض
تاریخ طبع کی جو تمنا تمہین ہے فکر
کہدو یہی کہ گیتا مہاتم بنا ہی فیض

۱۸۷۰ع

ایضاً

روان ہو قلم اپنا کر سر کے بل
نقول پر جو افزون ہو الفاظ شعر
وہ ہین مالک مطبع نامور
کہ ہین اسمین ہین نادر روزگار
ہر کلابی نویس اسمین جو ہی ہنر
مصور ہین ایسے عجوبہ نگار
ہوا اسمین ونو کا سامان کہا

تو مضمون دل داب لکھی شتاب
عیان ہو تو یہ نام عالی جناب
نہین جسکا کوئی سوا ہمرکاب
دل چرخ کو جس سے ہے پیچ و تاب
وہ لکھتے ہین بے شبہہ مین لاجواب
ہے بہزاد و مانی کو جنسے حجاب
خوشی آئی دل شہر کو یہ کتاب

کرے ہے اسی اولو العزم کی
کریم و وفادار و والا گہر
ہی اس کارخانہ سی شہرت دہوم
ہے بیچون کو کیا دہکر جگلی
کرون خوشخطی کی مین تعریف کیا
ہوئی اندنون یہ جو پوتھی درست
لکھوای تمنا یہ تاریخ طبع

جہان جسکی ہے فیض سے کامیاب
صفت کا کرون اونکی کیونکر حساب
نہین پایا عالم مین جسکا جواب
نہین کل مگر اسکو ہے انقلاب
چمک مین ہر اک حرف ہے آفتاب
تو چھاپی گئی یان بصد آب و تاب
چھپا ہی عجب نسخہ انتخاب

۱۸۷۰

قطعہ تاریخ طبع زاد منشی شنکر دیال صاحب فرحت

تمنا ذرا گیتا مہاتم
اک شعر اوسکا لعل بے بہا ہے
سن ہجری کا اگر جستجو ہی فکر
لکھو گیتا مہاتم دلکشا ہے

۱۲۸۷ ہجری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قطعہ تاریخ طبع زاد منشی رگھونندن پرشاد صاحب بن منشی ایسری پرشاد صاحب متخلص شعاعی

تمنا نے کتھا لکھی یہ نایاب | حقیقت میں ہوئی نظم یگانہ
لکھو یہ مصرعہ تاریخ فی الفور | لکھی گیا پوتھی مرغوب زبانہ

قطعہ تاریخ طبع زاد منشی پورن چند صاحب جوہن

تمنا نے جو لکھی نظم اردو | کتھا بیشک یہی پاک و مقدس
لکھو یہ مصرعہ تاریخ اے جوہن | خوشا گیتا مہاتم چھپ گیا یہ

۱۹۲۷

قطعہ تاریخ طبع زاد منشی گوبند رام صاحب افشا

تمنا نے لکھی کیا نظم اردو | ملا ہے جس میں بھگت اور گیان باہم
قضائے زار نے لکھی یہ تاریخ | کھلا گلزار یہ گیتا مہاتم

قطعہ تاریخ طبع زاد منشی خیالی رام صاحب خیالی

تمنا از عنایات سری کرشن | بیا اردو نظم پوتھی کرد معقول
خیالی سال گفت از روئے تحقیق | ہمین گیتا مہاتم گشتہ مقبول

۱۹۲۷

قطعہ تاریخ طبع زاد منشی شنکر لعل صاحب

کیا تمنا نے بفضل کرشن چند | باطرز خوش لکھی اردو کتھا
کہا شنکر فرقت الم لکھو سال | خوب اور دلکش لکھی اردو کتھا

قطعہ تاریخ طبع زاد منشی خیراتی لال صاحب فیض آبادی متخلص جاہر

تمنا کا چھپا گیتا مہاتم | پڑھے جو دور ہو دل کا مہاتم
سر یہ اگ سے ہے سال فصلی | لکھو جشن دوا ہی کرشن الم

۱۲۷۹ فصلی

گنیش چوتھہ مہاتم منظومہ رام سہای صاحب تمنا مؤلف گیتا مہاتم

جو راجہ جد شتر ہوئی بد حواس | کہا بیاس جی سے یہ مضمون یاس
زبس مجھ پہ ہے غلبہ رنج و غم | ہوئی میری سب تاب و طاقت عدم
ہے در جو دھن کے سبب تخت و تاج | وہ کرتا ہے یکلخت تاراج راج
ہے ساتھ اسکی اک لشکر بیشمار | دکھاتا ہے تندی سے وہ کارزار
کوئی ایسی تدبیر فرمائیے | جمال امان مجھکو دکھلائیے
کہ غالب نہو مجھ پہ فوج عدو | ہٹے روبرو سے شتہ تندخو
کہا سو نہ یوں مبتلائے الم | بتاتے ہیں یک مشورہ نیک ہم
کرم بخش عالم جو ہے برترین | کرو جلد تر اسکی باطرز نیک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ جب کشن پچھہ مین عیان ہو چوتھ
تو پہلے صندل ہو سُرخ و سفید
کرو یاد گنپت مین پھر اعتقاد
فراغت جو ہو جاے ای نیکنام
مگر چاہیے ہی یہ اوسدن نہار
زمین پر بچھا کر کے فرش کتاب
مناسب ہے بارہ برہمن کھلاے
مناسب ہے دل مین رکھنی خیال
بنائے پھر اک مادہ گاو اور
تلک گاے اسطرح کی ہو بنی
کرے برت اسطرح پر جو بشر
ہُوا ہی یہ برت شان ہنود
وہ شوہر رہی عمر بھر با حیات
مناسب ہی راجہ ابھی ہو کے شاد
جو کرتا ہی یہ برت باصد نثار
یہ گنیش جی کا ہی کیا خوب برت
ادھر راجہ ذرا آگے با اعتقاد
مہابھارت مین کر کے جنگ و جدال
وہ سب کورون کا جیتا تخت و تاج

تو یہ برت رکھو تم ای نیک خو
کرو پھول بھی جمع باصد امید
پرستش کرو خوب سی ہو کے شاد
تو پھر باخوشی کھائیگا طعام
بدن پر نہ ملیے گا روغن سیاہ
وہان کیجیے گا بس آرام و خواب
طریق نکو فی خوشی سو کھاے
کہ دی پارچہ سُرخ بھی اوسکو ڈال
برہمن کو دیوے بلا فکر و غور
ہون سونے کے سینگہ اوسکے پر سبھی
پھر اوسکو ہو دولت علم و زر
ہے عمدہ پی دختران ہنود
نہ دکھلاے گردون جدائی کی رات
یہی برت رکھو بصد اعتقاد
زبس ہوتی ہے عمر اسکی دراز
پسندیدہ و نیک مرغوب برت
رکھا برت بہر حصول مراد
کیا پست بدخواہ کو بر محل
ملا صاف راجہ جدشتر کو راج

لب چرخ جب آمد ماہ ہو
ہو جسوقت سامان یہ در نظر
مناسب ہے پھر چاند کو ارگھ دو
اسی طرح ہر ماہ مین ہو کے شاد
نہ کچھ دل مین لاے فریب و دغا
مگر ختم ہو جاے جسوقت سال
بناے پھر اسطرح پر شکل زر
گل سُرخ و صندل ہو اور پنچ
برہمن مگر اہل اولاد ہو
برہمن سے پھر راجہ ہو کے شاد
جو خواہش دل مین ہو پوری کرے
رہی برت جو جست با اعتقاد
رکھی عمر بھر برت جو اہل دین
رہو گی جو یہ برت ای ذی شعور
نہ ہو گی کمی اوسکو اولاد کی
دکھا کر جدشتر کو شکل ان
کھلا غنچہ مطلب دل ان مین
ہو راجہ جدشتر ہوی فتحیاب
کتھا یہ جو کوئی سُنے یا سُناے

پھر چاندنی جب حسب دلخواہ ہو
بصد شوق باہم کرو گاہ تر
بصد اعتقاد انکی پوجا کرو
یہی برت رکھو بصد اعتقاد
نہ لالچ یہ ہووے مطلق ذرا
بدل اور یا بن کار رکھیے خیال
ہون گنیش جی اسکو جلوہ گر
پرستش کرے جو اس سے بی درد و رنج
دل اوسکا کدورت سے آزاد ہو
کرے دان و سنکلپ بصد اعتقاد
نہ غم و رنج سے صاف وہ رہے
ملے شوہر نیک حسب مراد
نہ آئے غم و رنج اوسکو قریب مین
ہر اک کام مطلب تمہارا ضرور
بس اب سب یہ بیان کی تاثیر کی
ہوی بیاس جی سے یہ نظر و بیان
ہو الحمد امید حاصل وہان
ہوا کوروان کو لیس اظہر اب
مراد دلی اسکے تم شاد ہو

الحمد للہ والمنت کہ کتاب گیتا مہاتم و گنیش چوتھ منظومہ منشی رام سہای تمنّا
ابن منشی پورن چند ابن منشی ایشری پرشاد صاحب شعاعی مطبع فیض منبع منشی نول کشور مین
باہ جولائی ۱۸۷۵ء طبع ہوکر فیض بخش عالم ہوئی

تمت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar